© rasailojaraid.com

فتوے

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

علماے حفظۂ دین وحماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اوران کے حواریون اور ہم مشربون کے حق مین کیا فرماتے ہین جنکے عقاید ومقالات یہ ہین جوان کے تصنیفات وتحریرات سے نقل کئے جاتے ہین۔ اور مزید تحقیق وتصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات وتحریرات بھی شامل ف۱ سوال ہین۔

(۱) ملائکہ ف۲ ستارون کی ارواح ہین۔ وہ ستارون کے لئے جان کا حکم رکھتے

ف۱ - جہان سائل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اوران کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اوران مضامین کو اصل تصنیفات مین دکھا دیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہان بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو واپس کرین گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

ف۲ - یہ عقاید از نمبر اول تا [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہین۔ لہذا وہ ان ستارون سے کبھی جدا نہین ہوتے *

توضیح مرام صفحہ ۱۵

رسالہ بہ ترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین ایکے صفحہ ۱۲۱ مین
لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ عاجز
اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے
کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین ایک خاص طور
پر رکھی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی
ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے
جو داعی الے اللہ اور اسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق
اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الے اللہ کے نفس پاک مین موجود ہے
ان تمام سر سبز شاخون مین پہیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ
کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل مین بارادہ
الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر ان دونون
محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک
مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت
کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری
چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اسوقت سے سمجھی جاتی ہے جبکہ
خداتعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے
اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خداتعالے
کی محبت سے بھری ہوئی روح انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) جبرائیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہین

(تفسیر ... صفحہ ۱۰۱)

سے بہر گئی ہے - ایک نیا تولّد بخشتی ہے - اسی وجہ سے اس محبت کی بہری ہوئی روح کو خدا تعالےٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر **ابنیت کا علاقہ** ہوتا ہے - اور چونکہ روح القدس ان دونون کے ملنے سے انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے - اس لئے کہہ سکتے ہین کہ وہ ان دونون کے لئے **بطور ابن** ہے اور یہی **پاک تثلیث** ہے جو اس درجہ محبت کے لیئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے - **اور اسکے صفحہ ۲۵** مین لکھا ہے - اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونون محبتون کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اسکو **روح امین** کے نام سے بولتے ہین - کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے - اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام **شدید القوےٰ** بہی ہے - کیونکہ یہ اعلےٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہین اور اسکا نام **ذوالافق** الاعلےٰ بہی ہے - کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائے درجہ کی تجلی ہے اور **اس کے صفحہ ۲۷** مین لکھا ہے **مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین** - اور **اسکے صفحہ ۲۹** مین لکھا ہے اسجگہہ اس بات کا بیان کرنا بہی بے موقع نہوگا کہ جو کچھ ہمنے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے - یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہین - منافی نہین ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز اسبات کے قائل نہین کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانون کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اترنا اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اس کی تاثیر کا نزول مُراد ہے۔

توضیح مرام صفحہ ۳۱

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہتِ عقل باطل ہی ہے۔ مثلاً فرشتہ **ملک الموت** جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد وامصار مین ایک دوسرے سے ہزارون کوسون کے فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے استقبال کا محتاج ہو کہ اول پیرون سے چلکر اسکے ملک اور شہر اور گہر مین جاوے اور پہر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اُسکو موقعہ ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لئے تو کئی مہینون کی مُہلت بہی کافی نہین ہو سکتی کیا یہ **ممکن** ہے کہ ایک شخص انسانون کی طرح حرکت کرکے ایک طرفۃ العین مین یا اسکے کم عرصہ مین تمام جہان گہوم کر چلا آوے ہرگز نہین **اور اسکے صفحہ ۳۲** مین ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین پر پہیلکر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کرین یا نہایت سیدہے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین **مستقر اور قرارگیر ہے۔** + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادون کے موافق اپنا اپنا اثر **ڈال رہے ہین** ۔ اور **اُسکے صفحہ ۳۸** مین ہے۔ اگر اُن نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتوں کی انبیا دیکھتے تھے وہ جبرئیل وغیرہ کی

نو بہران کے تمام قواے مین فرق پڑ جائے گا۔ انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خداتعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر ہر جگہ تشبیہ کامل مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہین۔ **اور اُنکے جدا ہو جانے** سے ان کی حالت وجودیہ مین **بکلی فساد** راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین + + + تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات **اثر پڑ رہا ہے —— اور اس کے صفحہ ۸۰** مین ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایک روح رکھتے ہین جنکو نفوس کواکب سے ہی نامزد کر سکتے ہین۔ اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار اُن کے قالبون کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہین۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا **اثر ڈالتے ہین** اور **یہی نفوس** نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی **متشکل** ہو کر ظاہر ہو جاتے ہین۔ اور بشری صورت سے **متمثل** ہو کر دکھائی دیتے ہین۔ اور اسکے صفحہ **۶۷** مین ہے۔ جسقدر ارواح واجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عکسی تصویر تھی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہوجاتی تھی جیسی آئینہ مین دیکھنے والے کی

توضیح مرام صفحہ ۶۹

ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہین۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہوجاتا ہے۔ اور اسکے صفحہ ۷۰ مین ہے اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ افتراں محبتین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکھہ دیتا ہے۔ معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل مین ڈالکر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہوجاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے سو یہ نہین کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہوجاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفّے آئینہ اپنے موہنہ کے سامنے رکھہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

بلا توقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تمہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چہوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین بہی تمام چہرہ نظر آئیگا۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چہوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کی پورے انعکاس کے لئے کافی ہے۔ تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجاینگے اور اسکے صفحہ ۷۹ مین ہے۔ جب جبرئیلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معاً اسکی ایک عکسی تصویر جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین منقش ہو جاتی ہے۔ اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے۔ اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکہون کے قائمقام ہو جاتی ہے۔ اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیئے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔ اور اسکے صفحہ ۸۴ مین لکہا ہے اسجگہہ مین اُن لوگون کا وہم بہی دور کرنا چاہتا ہون جو ان نشکوک اور شبہات مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۳) ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ

نقل حاشیہ صفحہ ۱۱۱

مبتلا ہین جو ادلیا اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگون کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیون اور ولیون پر اُمور غیبیہ کھلتے ہین تو دوسرے لوگون پر بھی کبھی کبھی کھلجاتے ہین بلکہ فاسقون اور غایت درجہ کے بدکارون کو بھی سچی خوابین آجاتی ہین اور بعض بڑے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہین کہ آخر وہ سچے نکلتے ہین۔ پس جب کہ ان لوگون کے ساتھ جو اپنے تئین نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہین۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہین جو بدچلنیون اور بدمعاشیون مین چڑھے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہین تو نبیون اور ولیون کی کیا فضیلت باقی رہی سو مین اسکے جواب مین کہتا ہون کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبرئیلی نور کا چھیالیسوان حصہ تمام جہان مین پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور بڑے درجہ کا بدکار بھی باہر نہین بلکہ مین یہانتک مانتا ہون کہ تجربہ مین آچکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریون کے گروہ مین سے ہے۔ جسکی تمام جوانی بدکاری مین ہی گذری ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھہ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات مین بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھہ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ جبرئیلی نور جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورہ عالم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(۴) دنیا مین جو کچھہ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذوالافق الاعلی جنکا ذکر شرع مین وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور اُن سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

تقریر حاشیہ صفحہ ۱۱۲

بر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے رشتہ مین بہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی گ

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزا کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ آپکو نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہی جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ نلہ چننے والی کسبی (رنڈی) بہی اس سے محروم نہین اور وحی لاینوا الافرشتہ باہر سے نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہی اور جبرئیل یا روح القدس اُسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

لہ توضیح مرام مین صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جاوے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر ہے

توضیح مرام صفحہ ۱۸

کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹھرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدّث ہو کر آیا ہے اور **محدّث بھی** ایک معنی سے **نبی ہی ہوتا ہے**۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاتے ہین اور بعینہ انبیا کیطرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور **نبوت کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین** اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیا پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تواس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت ۔

[illegible] صفحہ ۱۱

سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنے ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدک اللہ تعالے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایھا الناقد البصیر الفہیم من ھذا اسد باب النبوۃ علی وجہ کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فہی باقیۃ الی یوم القیمۃ واما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب

اور اس سے بڑھکر سُنئے ۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۳۲ مین آپ لکھتے ہین ۔ "ہان یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے ۔ مگر اسکو امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے × × اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہین ہوگا ۔ ہان نبوت ناقصہ

* ان دونون مقام مین آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے ۔ پہلی جگہہ "ہذا" معرفۃ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہین ۔ اور اگر یہہ جملہ صلہ ہے تو اسکا موصول (الذی) ندارد ہے ۔ دوسری جگہہ صلہ موصول کا صلہ ندارد ہے ۔ حق عبارت یہ تھا "واما النبوۃ التی ہی تامۃ" ۔ جس شخص کا عربیت مین یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن وحدیث سے استخراج دقائق ومعارف کیا کریگا اگر کہو کہ الہام وعلم لدنی اسکا مددگار ہوگا تو [illegible] کہون اسکا مددگار ہوا اور ایسی فاش غلطیون سے اسکو کیون نہ بچا سکا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہتا وہ آپ ہی ہین نہ عیسےٰ بن مریم اسرائیلی نبی - کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہو کر بہشت مین داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دُنیا مین نہین آسکتا -

(۱۰) آنیوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا - اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا - اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا - اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا - اور وہ صلیب کو توڑیگا - اور وہ خنازیر کو قتل کریگا - اور اُس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا - تو کوئی قبول نہ کریگا - کافر اُسکی خوشبو سے مرجائیگا - اور اُسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ - انمین بعض صفات صحیح نہین اور جن احادیث مین اُن کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵

اس مین پائی جائیگی جو دوسرے لفظون مین محدثیت کہلاتی ہے - اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے سو یہ بات کہ اسکو امتی بھی کہا اور نبی بھی اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائینگی جیسا کہ محدث مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے - غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے - اسلئے خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ مین بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی" - اس عبارت مین تو آپنے اپنے آپ کو کہلا نبی کہدیا ہے - اب اس سے بڑھکر سُنئے کہ رسالہ ازالہ آپنے چھپوایا تو اسکے سرورق پر صاف لکھدیا ہے سلسلہ تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" - اسمین تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا - اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول ہی ہین - اس صورت مین آپکا شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب - مین جو صفحہ ۱۵ مین منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانون کو دہوکہ دینا ہے درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی دعا ہو - اس سے بھی بڑھکر سنئے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ مین

یعنی میں رسول بشیر ہون بزبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ کیا ہے اور دفعۃ الصفا [illegible] قرآن [illegible] ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد [illegible]
[illegible] اصل عبارت ازالہ [illegible] منقول ہوئی -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذکر ہے وہ موضوع ہین۔ اور بفرض صحت کل یہہ صفات مسیح کی سب بحسب تاویل و تفصیل

تفسیر حاشیہ صفحہ ۱۱۷

انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق
ہی مین سفر کر گئین۔ وہ وقت تم نے پالیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح
خلق کے لئے بہیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کر دیا جائے۔ اور اسکے
صفحہ ۱۵ مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اور اسکے
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل
کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی
کی حمایت سے بچگیا۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اوٹہایا گیا۔ اور
اپنے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۳۷ مین مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا اس تفصیل و تشریح
سے بیان کیا ہے جو سید احمد خان کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۴۱ مین موجود ہے

۱۰ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت
جگہہ پایا جاتا ہے۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین آپ لکہتے ہین۔ خیال مذکور
[یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل
گیا ہے صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام و نشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی
غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشئے لگا دیئے ہین۔ اور بہت سے
موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴
مین لکہا ہے۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہہ ہے کہ امام مسلم صاحب
تو یہہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو انہین
کی حدیث کے رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔ پہر مسلم صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ ابن

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھ زیادہ نہین چل اسکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہین دیکھا × × اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہو گا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا* کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک ک ف ر اسکی پیشانی پر نہین ہو گا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر یہی مجوزہ دجال معہود آخری زمانہ مین پیدا ہونا تہا یعنے اس زمانہ مین کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اُترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے۔ یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتہہ ہونا۔ اور خزانون کا پیچہے پیچہے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا اور کہیتون کو اُگانا۔ اور ستر باع کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اوتار رہی ہین تو یہ حدیثین اُنکی موضوع ٹہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہوتین صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون کی زیادہ تر پاس خاطر کرکے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۸

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مریم کی خاصیت[۱] پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[۲] مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

تصفیہ حاشیہ صفحہ ۱۱

تو یہ آپڑی ہے کہ انہین دونوں کتابوں مین یہ دونون قسمون کی حدیثین موجود ہین۔ اب ہم جب ان دونون قسم کی حدیثوں پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑ جاتے ہین کہ کسکو صحیح سمجھین اور کسکو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھہ اعتراض نہین اونہین کو صحیح سمجھنا چاہئے ۔

۱؎ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ مین ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھوین صدی مین آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیساکہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ قول فصیح کے صفحہ ۲ مین کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہون کے نزدیک حقیقت مین وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانون پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکھہ مین چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے۔ مگر اُسکی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا دورہ* آسمانون کا کر آتی ہے

۲؎ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶ مین لکھا ہے ایکمرتبہ مینے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتھہ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکھہ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے شرقی منارہ کے نیچے جیساکہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

* جیساکہ عام اہل اسلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑوں سے یہہ مراد ہے کہ اسکی حالت صحت ۵ اچھی نہو گی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)

اور دجال سے دُنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھین نہین رکھتے ۵ مراد ہین۔ اور

نقیض ۵ تتمہ صفحہ ۱۱۹

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے ۵ از کلمۂ منارۂ شرقی عجب دارد *
چون خود ز مشرق ست تجلی نیرم * اینک منم کہ حسب بشارت آمدم * عیسے کجاست
تا بنہد پا بمنبرم *

۵۱ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے اور پھر فرمایا کہ جسوقت وہ اُتریگا اس وقت اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنے زرد رنگ کے دو کپڑے اسنے پہنے ہوئے ہونگے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین ہوگی *

۵۲ آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومین ہون۔ اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکون ہزارہا کوسون تک چلتی دیکھتے ہو۔

* اس کلمہ سے جو حضرت عیسی کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتا کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا منبر اسلئے کہ منبر آپ نہین رکھتے اور نہ کبھی اسپر بیٹھنا انکو آجتک نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب ہے کہ عیسی کہان ہین کیا رتبہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انکے قتل سے اونکا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین۔ یا دجال سے یاجوج ماجوج قومین (یعنے انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدہے سے ریلگاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگون کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے[۱] جو آپ کر رہے ہین نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا۔ اور خنازیر سے خنزیر صفت انسان مراد ہین[۲] - اور ان کے قتل سے انکا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین شکار کرتے پہرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے۔

اور مال کے بہت ہوجانے اور کسیکے اس مال کو قبول نہ کرنے سے[۳] یہہ مراد ہے

---

[۱] و [۲] اپنے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۷ مین لکہا ہے اور اسی فطرتی مشابہت کیوجہ سے مسیح کے نام پر یہہ عاجز بہیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو مین صلیب کے توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بہیجا گیا ہون۔ اور توضیح مرام کی صفحہ ۱۸ مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کر کے دکہا دینا مراد ہے × × × اور خنزیرون سے مراد وہ لوگ ہین جنمین خنزیرون کی عادتین ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائینگے اور دلائل بینہ کی تلوار انہین قتل کریگی نہ یہہ کہ ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا شکار کرتا پہریگا

[۳] و [۱] یہ دونون مرادین ایک خاص اور سنئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بہوپال نے آپ کی روح المقدس سے فیض پاکر اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہوکر بیان کی ہین چنانچہ اسکے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵۵ مین ہے جتنی صفت اسکی

صفحہ آیندہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہین اور کوئی شخص وہ روپیہ نہین لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) مین موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

حاشیہ نمبر ۵۱ صفحہ ۱۱

یہ ہو کہ لوگون کو مال کی طرف بلادیگا اور کوئی قبول نکرے گا۔ پڑہو اسحدیث کو کَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجہے اسکے کیا معنے ہین۔ ایک معنی یہ ہی ہین جو ذیل مین لکہے جاتے ہین۔ اس مسیح وقت نے اول تو دسہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف مین مشتہر کیا ہے۔ اور ثانیاً پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور ثالثاً ہر ایک پادری کلان کو دوسو روپیہ ماہواری دینے کا وعدہ فرماتے ہین۔ اور اسکے صفحہ ۵۹ مین کہا ہے۔ نواں نشان اسکا یہ ہو کہ کوئی مخالف اسکے مقابلے مین ٹہیر نہین سکتا ہرچند کہ اشتہار دیئے جاتی ہین کہ اگر تمکو شک ہو مقابلے کے لئے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہین آتا اسکے مقابل ہر ایک مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَقَ وَرَسُوْلُہُ الکَرِیْمُ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ رواہ مسلم

۵۲ یہ مراد بیہلے تو آپنے مسیح موعود بننے سے بیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بہیروی کے ذریعہ سے اسکے رسائل فصل الخطاب لتصدیق براہین احمدیہ مین مشتہر کرائے۔ اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی بہٹری جمائی تہی۔ پہر جب دیکہا کہ یہہ مراد ان کے حواریون مین تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہین ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ مین لکہدیا ہے "ان دونون قومون سے مراد انگریز و روس ہین"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مراد ہین جو آپکے وقت مین موجود ہین - اور آنیوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے ہین کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی نبی - مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدھا ہونا جو آپ ہی مین پایا جاتا ہے[له] کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ تھے اور ان کے کہونگروالے بال تھے - (۲) آنیوالے مسیح کو احادیث مین ایک مرد[له ۲] مسلمان مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی

له و له ۲ توضیح مرام مین صفحہ ۱۶ آپنے لکہا ہے ✲ ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین مابہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم و صلوۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا - اور انکا امام ہوگا اور کوئی جُدا گانہ دین نہ لائیگا اور کسی جُدا گانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بہی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ مین بہی فرق بیّن ہوگا - چنانچہ مسیح اول کا حُلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کہونگروالے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکہو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اُسکے بال کہونگر والے نہین ہین - اور کانون تک لٹکتے ہین - اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیز علامتین جو مسیح اول اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتیں کہ مسیح اول اور ہی اور مسیح ثانی اور - اور اُن دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

✲ آپ جس معنی کر آنحضرت کو ختم المرسلین سمجہتے ہین اسکا بیان صہ مین ہوچکا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین پایا جاتا ہے۔

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہین اور اپنے **ازالہ کے صفحہ ۱۵۷** مین لکھا ہے **شعر** موعودم وبحلیہ ماثور آمدم ✦ حیف ست گر بدیدہ نہ بینند منظرم ✦ رنگم چو گندم ست وبمو فرق بین ست ✦ زانسان کہ آمدست در اخبار سرورم ✦ این مقدمم نہ جائے شکوکست والتباس ✦ سید جدا کند ز مسیحائے احمرم ✦ اور آپ **توضیح مرام** مین فرماتے ہین۔ اسبارہ مین نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام **محمد** **اسمعیل** بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اسدن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی مین سے پیدا ہوگا پس اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم مین سے تمہاری ہی قوم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا"۔ اور آپ نے **ازالہ مین بصفحہ ۲۴** کہا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح مین فرماتے ہین کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔ جو تم مین سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلون مین گذر سکتا تھا ما بعد کے لفظون مین بطور تشریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ ھو امامکم منکم اور اسیمین **بصفحہ ۲۰۱** اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) آنیوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہی جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین - (۱۱) دجال موعود کی حقیقت جو احادیث مین آیا ہو کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھہ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید

نقل حاشیہ ازالہ صفحہ ۱۲۴

ہوگا - جبدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا - اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا - اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا - ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہے - اور ان کے معانی کے بیان مین جس افترا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ (   ) وصفحہ (   ) آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ

۱۵ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرماتے ہین تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا - اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہہ سے بھی پا لیتا - آپکا اپنے تئین اپنی اس خیالی حدیث* کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا - اور اسکے ساتھ مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا - صاف بتاتا ہے کہ آنیوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپکے ہوا خواہ حواری نے آپکو کلام کو سمجھا چنانچہ اسنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ مین کہا ہو لنسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لو کان الحلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس - ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا - اور کوئی جداگانہ دین نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان مین موجود ہین" -

۱۵ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ تبلاتی ہین تو وہ سراسر

* خیالی حدیث اسلئے کہا گیا ہو کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن کی مخالف -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۵

ایسی مضامین سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست وصحیح ٹہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین - چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے طور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکہہ دی ہے - ناظرین خود پڑہکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکہی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین - یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کر کے اسکو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین وآسمان اسکا کہا مانین گے اور خدا تعالی کیطرح فقط اسکے ارادہ سے سب کچھہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہو جائیگی - بادلون کو حکم دیگا کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائین گے زمین کے بخارات اسکے حکم سے آسمان کی طرف اٹہینگے اور زمین کو کیسی ہی کلر وشور ہو فقط اسکے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خداتعالے کی شان ہے کہ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - اسیطرح وہ بہی کن فیکون سے سب کچھہ کر دکہائیگا مارنا - زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا . بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہونگے - غرض زمین و آسمان دونون اسکی مٹہی مین آجائینگے - اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا - اور الوہیت کے تمام اختیار واقتدار اس سے ظاہر ہونگے - اب مین پوچھتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظون سے نکلتا ہے اوس موحدانہ تعلیم کے موافق ومطابق ہے جو قرآن شریف ہمین دیتا ہے کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق ہمین سناتین کہ کسی زمانہ مین بہی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہین ہوسکتی گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ وہ زندہ آسمانون پر اٹھائے گئے ہین اور ابتک وہان زندہ موجود ہین - اور وہ اپنی دنیاوی زندگی مین مُردون کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندھون کو اور کوڑہی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر

نمونہ ملاحظہ ہو ازالہ صفحہ ۱۲۷

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید کو ایک سیاہ دہبہ نہین لگاتا - اور اس کے صفحہ ۲۲۳ مین اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کرکے لکھتے ہین - سوچنا چاہئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے افسوس کہ ان لوگون کے دلون پر کیسے پردے پڑگئے کہ انہون نے استعارات کو حقیقت پر حمل کرکے ایک طوفان شرک کا برپا کردیا ہے اور باوجود قرائن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت مین قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کھڑا ہے"

۱ه اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین آپنے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علمانے اسطرف نہین خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونون نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹہرالیا ہے سینے فرماتے ہین لیکن افسوس کہ ہماری گذشتہ علمانے عیسائیون کے مقابل پر کبھی اسطرف توجہ نکی حالانکہ اس ایک ہی بحث مین تمام بحثون کا خاتمہ ہوجاتا ہے عیسائی مذہب کا ستون جسکی پناہ مین انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی - ربنا المسیح ربنا المسیح پکار رہے ہین - صرف ایک ہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانون اور عیسائیون نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کرلیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ چلا آتا ہے اور کچھ شک نہین کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہوجانے سے صفحہ دنیا مخلوق پرستی سے بالکل پاک ہوجائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید مین داخل ہوکر بھائیون کیطرح زندگی بسر کرین لیکن ہمنے حال کے مسلمانون مولویون کو خوب آزمالیا ہے وہ اس ستون کی ٹوٹ جانیسے سخت ناراض ہین - اور درپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین -

۲ه اور ازالہ مین بصفحہ ۱۴۴ مذکور ہے - انجیل کو پڑہکر دیکھلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُٹھائی گئی ہے جیساکہ اَوْر انبیا کی۔ اور ان کے مردون کو زندہ کرنے اور اندہے کوڑہی کو اچہا کرنے سے گمراہون کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(۱۳۱) حضرت عیسے علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

نقل از حاشیہ صفحہ ۱۲۷

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکہایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثون کو نصیحت کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کر کے دکہا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بہلا کسکو انکار کی مجال تہی غرض پیغمبرون نے نشان تو دکہائے مگر پہر بھی بے ایمانون سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بہی خالی نہین آیا بلکہ مردون کو زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبحیات خدا تعالے نے اس عاجز کو بہی دیا ہے بیشک جو شخص اسمین سے پیئے گا زندہ ہو جائیگا۔ بلاشبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون اور اندھے آنکھین نہ کہولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین آیا۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بناکر اور ان مین پہونک مار کر زندہ کردیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جسحالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے ہے تو پہر آپ بہی کوئی مٹی کا پرندہ بناکر پہر اسکو زندہ کر کے دکہلائے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکہا ہے متشابہات مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالے اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسرون کو دیسکتا ہے تو اُس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے اور صفحہ ۳۰۲ مین ہے اب جاننا چاہیئے ۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین ایسی ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے انکو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین پھیل گئے تھے اور یہودیون نے اُنکے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اسبات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہہ نہین کہ خدا تعالے نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ھے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑہئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۳۰۵ مین ہے ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

نقل ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹

عمل الترب ہین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے
عجائبات ہین کہ اُسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح
کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اُن چیزون کو زندہ کے موافق کر دکہاتے
ہین۔ انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل
بیجان ہی ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا
کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے
بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین
ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو
جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہرحال مسیح کی یہہ تربی کارروائیان
زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین۔ مگر یاد رکھنا چاہئیے
کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لائق نہین جیساکہ عوام الناس اسکو خیال کرتے
ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے
کے فضل و توفیق سے امید قوی رکہتا تہا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت
ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے
نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بہی اس عمل جسمانی
کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کے
فطرت مین مرکوز تہی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تہا ورنہ دراصل مسیح
کو بہی یہ عمل پسند نہتہا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہی کہ جو شخص
اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی
طاقتون کو خرچ کرتا رہی وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو
دور کرتے ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پرجانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

[illegible] حاشیہ صفحہ ۱۲۹

مقصد ہوا اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیمارون کو اس عمل کے ذریعہ سے اچہا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلونمین قائم کرنے کے بارے مین اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے ۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتی تہے یعنے وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہوجاتے تہے وہ بلا توقف چند منٹ مین مرجاتے تہے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہوجاتی تہی ورا سکے صفحہ ۳۲۲ مین ہے غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بناکر اور ان مین پہونک مارکر انہین سچ مچ کے جانور بنادیتا تہا نہین بلکہ صرف عمل الترب تہا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تہا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کہیل کی قسم مین سے تہا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تہی ؀

توضیح کے صفحہ ۹ مین آپ لکہتے ہین کہ کفار مکہ نے ہمارے سید و مولی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تہا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑہین اور روبرو ہی اُترین اور انہین جواب ملا تہا کہ قل سبحان ربی یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کہلے کہلے خوارق اس دار الابتلا مین دکہاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اب مین کہتا ہون کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا تہے جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجہا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہوسکتا ہی ۔ اور صفحہ ۶ مین لکہتے ہین قانون قدرت بہی اسی کو چاہتا اور اُسی کو مانتا ہو اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۴ مین لکہتے ہین ماسوائے اسکے اور کئی طریق سے ان مُردے خیالات پر سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہین جنکی مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی × × از انجملہ ایک یہ اعتراض ۱۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ایسے خوارق دنیا مین دکہانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴۱) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن مین ہے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

نقل حاشیہ ازالہ صفحہ ۱۴۱

کہ نیا اور پُرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتین اس بات کو ثابت کر چکی ہین کہ بعض بلند پہاڑون کی چوٹیون پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمین زندہ رہنا ممکن نہین پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + **حاشیہ** — اس جگہہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے تو پھر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتھہ کیونکر جائز ہوگا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھہ نہین تھا بلکہ وہ نہایت اعلے درجہ کا کشف تھا **۔ اور اسکے صفحہ ۱۴۶** مین ہے۔ پھر مسیح کے بارے مین یہہ بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہین ہنسینگے۔ کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھہ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔

۱۵ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۵۴ لکھتے ہین تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکہا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہین ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اوسکے قائم مقام مجدد کے گذر جانیسے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵) آیات ذکر سجدہ آدم مین باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد نہین بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا [ف۱]

(۱۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہین بلکہ بعض اُنمین غیر صحیح و موضوع بھی ہین [ف۲]

(۱۷) آپ اپنے کشف و الہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹہیرا سکتے ہین [ف۳]

(۱۸) حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیون نہو) یہہ شان و وقعت نہین کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان مین بیان قرآن پر [ف۴]

ف۱ توضیح المرام مین بصفحہ ۱۹ لکہا ہو کہ جاننا چاہئیے کہ یہ سجدہ کا حکم اُ موقت سے متعلق نہین ہو کہ جب حضرت آدم پیدا ہو گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اسکو حاصل ہو جائے اور خدا تعالی کی روح اسمین سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ مین گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتہہ اُسپر اترو اور اُسپر صلوٰۃ بہیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالے اپنے برگزیدہ بندونکے ساتہہ ہمیشہ جاری رکہتا ہے

ف۲ حاشیہ صفحہ (۱۱۷ - نمبر (۱) اور حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ ہو

ف۳ مباحثہ لودہیانہ کی تحریر نمبری (۴) مین آپ فرماتے ہین۔ اب جبکہ یہ حال ہو کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹہیر سکتی ہے تو پہر کیونکر ہم ایسی حدیثون کو ہمپایہ قرآن کریم جان لینگے۔ ہان ہم ظاہر پر بخاری و مسلم کی حدیثین بڑے اہتمام سے لکہی گئی ہین۔ اور غالباً اکثر انمین صحیح ہونگی لیکن کیونکر ہم حلف اُٹہا سکتے ہین کہ بلا شبہ وہ ساری حدیثین صحیح ہین۔

ف۴ مباحثہ لودہیانہ کی تحریر نمبری (۷) مین آپ فرماتے ہین وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادتی کر سکے۔

(۱۹) نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھیرانا جائز ہے بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہین ہو سکتا۔

(۲۰) جو شخص آپکو (قادیانی صاحب کو) باین کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانیگا وہ

آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہین یہ نہین کہ وہ اپنی تفسیر مین حدیثون کا محتاج ہے۔

ف ۱ یہ بات آپکی آخری تحریر مباحثہ لودہانہ مین جابجا پائی جاتی ہے جسکی تفصیل نقل مباحثہ مین ہے۔

ف ۲ یہ عقیدہ آپکے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث مین تاویل نعوذ باللہ تحریف کرتے ہین۔ حاشیہ صفحہ (۱۱۹) (۱۲۰) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۱۵ مین آپ لکھتے ہین کہ خدا تعالے ہمیشہ استعارون سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۴ مین حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور رفع جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہین یہ سب استعارے ہین جنکو خدا تعالی کیطرف سے فہم دیا گیا وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے انکو سمجھ جائینگے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اوتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل مین خاکہ کھینچنا ہی بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسیوجہ سے خدا تعالے کے کلام نے بہی جو ابلغ الکلام ہے جسقدر استعارون کو استعمال کیا ہے اور کسیکو کلام مین یہ طرز لطیف نہین ہے اور فتح الاسلام کے صفحہ (۸) مین آپ لکھتے مین صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی مین ترجمہ کر کے رواج دینا (وغیرہ وغیرہ) یہ ایسے امور نہین ہین جنکو کامل اور واقعی طور پر تجدید کہا جائے ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتین ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہین گو انکو مجددیت سے کچھ علاقہ نہین اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہلاک ہوگا اور آگ مین ڈالا جائیگا اور جسنے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔

یہ قادیانی اور آپکے حواریون اور ہم مشربون کے عقاید و مقالات کی چند تمثیلات
ہین بطور مشتے نمونہ خروار و اندکے از بسیارے کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام مین گنجائش نہین۔

اب ان کے طریق عملی کو جسمین وہ عقاید و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہین اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخکنی کر رہے ہین بیان کیا جاتا ہے عقاید و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہین اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اور علماء اسلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور آیات اور احادیث نبویہ کی (جسکو مجبوراً صحیح مانتے ہین) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہین کہ اسمین نیچریون

تعلیمات ... صفحہ ۱۳ از عیسیٰ

صفحہ ۱۷ مین لکہا ہے۔ پس کمال افسوس کی جگہہ ہے کہ جسقدر تم رسمی باتون اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکہتے ہو اسکے عشر عشیر بہی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہین۔

فتح اسلام مین بصفحہ ۴۲ آپ لکہتے ہین۔ اُس نے (یعنے خدانے) اس ...سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجہے فرمایا کہ زمین مین طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت مین یہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی مین سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکاری مین رہیگا۔ اسکے لئے موت درپیش ہے

اور **بصفحہ ۵۸** فرماتے ہین۔ اس زمانہ کا حصن حصین مین ہون جو مجہہ مین داخل ہوتا ہے وہ چورون اور قزاقون اور درندون سے اپنی جان بچائیگا۔ مگر جو شخص میری دیوارون سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُسکو موت درپیش ہے اور اُسکی لاش بہی سلامت نہین رہیگی اور ... مین لکہتے ہین بلکہ بعض خشک ہٹینیون کی طرح نظر آتی ہین جنکو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجہہ سے کاٹکر جلنے والی لکڑیون مین پہینک دیگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور باطنیون کو بھی اُنھون نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات وشواہد اُن کی عبارات منقولہ سابق مین موجود ہین۔ اور علاوہ بران چند تمثیلات وشواہد ذیل مین ذکر کئے جاتی ہین۔

(۱) آپنے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح وموضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمین اسکے (یعنی ابن صیاد کے) حال مین ابھی تک اشتباہ ہے۔ (یہ فقرہ بقلم جلی آپکے رسالہ ازالہ کے (۲۲۵) مین بعینہ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودہانہ کی تحریر نمبر (۱۴) مین آپنے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ مین اپنی اُمّت پر ابن صیّاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہون۔ (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہین) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف مین یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودہانہ مین آنحضرت سے اس قول کے مروی ہونیکا ثبوت طلب کیا گیا تو آپنے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتے تھے جو شرح السنہ مین مروی ہے اور وہ آنحضرت کا قول نہین ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اسحدیث کو موضوع ٹہرانیکی غرض سے آپنے ایک حدیث کو دربارۂ اجماع صحابہ پر افترا کیا۔ اور طرفہ یہہ ہے کہ اسحدیث کو صحیح مسلم مین موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودہانہ کی تحریر نمبر (۱۴) مین آپنے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم مین ہے جسمین لکھا ہے کہ صحابہ کا اسپر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معہود ابن صیّاد ہی ہے ✤

حالانکہ صحیح مسلم مین اسحدیث کا نام ونشان نہین جسمین اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ لودہانہ مین آپ سے اسحدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپنے حضرت ابو سعید خدری کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اسکو دجال موعود سمجھتے ہین۔ نشان دہی کی۔ جسمین نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اسکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرف وہان کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگون کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جسکے مقابلہ مین بہت صحابہ کا جن مین خود ابو سعید خدری داخل ہین ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳) صحیح مسلم کی اسحدیث کو (جسمین حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اُترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپنے ایک افترا بعض علماء امت پر کیا اور ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ مین لکھا ہے کہ بعض علما کہتے ہین کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس مین اُتریگا اور نہ دمشق مین بلکہ وہ مسلمانون کے لشکر گاہ مین اُتریگا جہان حضرت مہدی ہونگے حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہین ہوا جسنے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس مین اُتریگا اور نہ دمشق مین بلکہ علماے اسلام نے اُن سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہہ کہا ہے حضرت مسیح بیت المقدس مین اُترین گے۔ جو دمشق کیجانب مشرق مین ہی وہین مسلمانون کا لشکر ہوگا۔ اور وہ اُردن ہی کے علاقہ مین ہوگا۔ اسی جگہہ خدا تعالے منارہ سفید بنا دے گا۔

ابن ماجہ کے حاشیہ مین بصفحہ ۳۰۶ —

قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسی علیہ السلام ینزل ببیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین واللہ اعلم قلت حدیث النزول ببیت المقدس عند المصنف وھو عندی ارجح ولا ینافی سائر الروایات لان بیت المقدس ھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم الکورۃ کما فی الصحاح وبیت المقدس داخل لہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ حاشیہ ابن ماجہ

لودہانہ کے مباحثہ مین آپسے اس قول بعض علماء کا ثبوت طلب کیا گیا۔ تو آپنے ایسا جواب دیا جس سے آپکے اس افترا کا اور یقین ہوا +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف و تاویل کرنیکی غرض سے ایک افترا آپنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی نسبت جسمین دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اسمین اسکو ابن قطن کے مشابہہ کیا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۶) اور کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہین کہ میرا یہہ ایک کشف یا خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۷) اور کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اسبات کا اقرار فرماتے ہین کہ یہہ سب بیانات میرے مکاشفات مین سے ہین۔ (ازالہ صفحہ ۲۳۲) حالانکہ کسی حدیث مین آنحضرت سے یہ اقوال مروی نہین حدیث مین آنحضرت صلعم کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہہ دینا مروی ہے اسکو تسلیم بھی کیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جسکو دین سے تعلق ہے اور کذب سے احتراز) اسکو آنحضرت کا قول اور صاف و صریح اقرار نہین ٹھہرا سکتا۔

اس افترا سے آپکی غرض (جسکو آپنے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ مین ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشقی وغیرہ قیاس کرین اور انکو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دیکر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دین اور انکے ظاہری معنی سے انکو پھیر سکین جو کمال جرأت و محض افترا ہے*۔

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف اور تاویل کی غرض سے آپنے اس حدیث کے ترجمہ مین جسمین یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہوکر نزول کرینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب کا افترا کیا۔ اور ازالہ کے صفحہ ۲۰۱ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال ہوگا جسدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا۔ اور تم ہی مین سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ اور ازالہ کے

© rasailojaraid.com

* اسکا مفصل مباحثہ لودھیانہ کی حواشی میں ہے۔ ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

مین لفظ "بل ہو" اپنے مجوزہ جواب مین از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بہی ارتکاب کیا اور لکھدیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مسیح مچ ابن مریم ہی سمجھہ لو "بل ہو امامکم منکم" حالانکہ یہ حدیث کسی طریق مین آنحضرت سے یہ سوال وجواب منقول نہین ہے۔ اور نہ لفظ "بل ہو" اس حدیث مین آنحضرت صلعم سے مروی ہے اس سوال وجواب کے افترا سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آئینگے تو اُسوقت مسلمانون کا امام موجود ہوگا (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد مین حضرت امام مہدی مراد ہین) اور وہ آپکے خیال اور دعوون کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اسوقت امام مہدی موجود نہین تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہین۔ اسکا جواب ادا ہوا۔ یہ سوچکر آپنے چاہا کہ چلو امام مہدی بہی ہم خود ہی بن جائین۔ اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لین کہ جو مسیح آئیگا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہہ سوال وجواب بنایا۔ اور جواب مین لفظ "بل ہو" بڑہایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا۔ مگر یہہ نہ سوچا که دوسری حدیث صحیح مسلم مین صاف آیا ہے که عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئین گے تو اُن کا (یعنے مسلمانون کا) امیر (یعنے امام) انکو کہیگا که آپ آئین نماز پڑہائین و اس امام کو یہہ جواب دین گے نہین۔ امیر (یعنی امام) تم ہی مین سے ہونا چاہئے۔ یہہ کہنا اس اُمت کے اعزاز واکرام کے لئے ہوگا جو خدا کی طرف سے اسکو حاصل ہے۔

> عن جابر بن عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى ابن مريم صلى الله عليه فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة (صحیح مسلم صـ۸۷ ج ۱)

اس قسم کی تاویلات وتحریفات اور رد نصوص ووضع احادیث واقوال آپ کی طریق عملی مین اور بکثرت پائی جاتی ہین اور آپکی تصنیفات کے صدہا صفحات مین موجود ہین ان چند امثلہ وعقائد ومقالات وطریق عملی مرزا قادیانی کو عرض کرکے علمائے اسلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے یہہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقاید و مقالات و طریق عملی مین اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے یا اس سے خارج **بشق اول** علماے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلثہ اسکی تائید مین نقل کرین قرون ثلثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیون کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل مین نہ لاوین و **بشق ثانی** وہ علماے ربانی یہ فرماٰئین کہ ان عقاید و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اسکے دعوے نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ ورد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اسکو منجملہ اُن تیس دجالون کے جن کے خارج ہونیکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجال اور اسکے ان عقائد و خیالات و طریق عملی مین پیروان وہم مشرب ہون کو ذریات دجال کہسکتے ہین یا نہین اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً و عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد ہوسکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا +

الجواب

ان عقاید و مقالات اور اس طریق عملی مین مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ عقاید و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہین بلکہ از انجملہ بعض عقاید و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہین۔ بعض ہندون سر پروان وید کے بعض نیچریون کے بعض نصارے کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اسکا طریق عملی ملحدین باطنیہ* وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اسکے دعوے نبوت اور اشاعت اکاذیب

* باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جسکا ذکر صفحہ مین آئیگا اس مقام مین ان کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہین۔ جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اسکو ان تیس دجالون مین سے جن کی خبر حدیث مین وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہین اور اسکے پیروان وہم مشربون کو ذریات دجال۔ یہہ لوگ دجال ہہون تو پہر احادیث نبویہ کا جن مین تیس دجالون کذابون کی خبر دیگئی ہے کوئی مصداق نہین ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد وعمل کے ساتھہ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی وملہم ومحدث نہین ہو سکتا۔ اس عمل واعتقاد کا شخص خدا کا ملہم ومخاطب ہو تو انبیا وملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل مین معروض ہے۔ قادیانی کا کواکب وسیارات وافلاک کے لئے نفوس وارواح تجویز کرنا یونان کے فلاسفہ اشراقین وہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ (۳۳) توضیح المرام مین خود معترف ہوا ہے)۔ اسلام نے یہہ اعتقاد مسلمانون کو نہین سکہایا۔ اور قرآن وحدیث مین جو اسلام کے اصل اصول ہین اسکا کہین ذکر پایا نہین گیا۔ اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ ومکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب وسنت مین اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہین جاتا۔ اور ان صوفیون نے خود بہی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہین دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیون کا

اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہین اور سب کا طریق ایک ہے ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ **وضو** سے امام وقت کی دوستی مراد ہے۔ اور **زکوۃ** سے تزکیہ نفس۔ اور **کعبہ** سے ذات نبی علیہ السلام۔ اور **صفا مروہ** سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام۔ اور **احتلام** سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور **غسل** سے امام وقت کے جناب مین دوبارہ عہد وبیعت کرنا اور **جنت** سے جسم کو آسایش وآرام دینا۔ اور **دوزخ** سے تکلیفات اٹہانا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہین بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث (من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد) یعنے جو شخص ہمارے دین مین وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اُسمین سے نہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہین ہے۔ قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہوگا جو اسکے اقوال آیندہ کے ابطال کے لئے پیش کئے جائینگے ؛

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی اُن فلاسفہ کا احداث ہے جو فلسفہ کے ساتھہ اسلام کے قائل ہین اُنھون نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن ریب مین گاڑھیکا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ و سنت مین کہین اس مذہب کا ثبوت پایا نہین جاتا ؛

سے جسم کو آسائش و آرام دینا۔ اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسیطرح ملاحدہ باطنیہ کی یہہ رائے ہے کہ روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوۃ۔ خلفائے ثلثہ کے من گھڑت احکام ہین اور روزہ رمضان خاص۔ بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ منصوریہ کہتے ہین کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مُراد ہین۔ جیسے ابوبکر و عُمر وغیرہ وغیرہ۔ جناب شاہ عبدالعزیز دھلوی علیہ الرحمتہ اپنے تحفہ اثنا عشریہ مین فرماتے ہین کہ مطیع باللہ عباسی کے عہد مین ان فرقون کو باین عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا۔ جسکے بعد انھون نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندون کو یک قسم کی عبرت حاصل ہونیکا مقام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ،،۳ جلد ا مین ملائکہ کے متعلق لوگون کی مذہب بیان کئے ہین تو اُن مین فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہین چنانچہ فرمایا ہے۔

ثانیهما قول الفلاسفة وهی انها جواهر قائمة بانفسها لیست بمتحیزة البتة وانها بالماهیة مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشریة وانها اکمل قوة منها واکثر علما منها وانها للنفوس البشریة جاریة مجری الشمس بالنسبة الی الاضواء ثم ان هذه الجواهر علی قسمین منها ماهی بالنسبة الی اجرام الافلاک والکواکب کنفوسنا الناطقة بالنسبة الی ابداننا ومنها ماهی لا علی شیء من تدبیر الافلاک بل هی مستغرقة فی معرفة الله ومحبته ومشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائکة هم المقربون ونسبتهم الی الملائکة الذین یدبرون السموات کنسبة اولئک المدبرین الی نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة علی اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائکة وهی الملائکة

دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملایکہ جواہر یعنے بذات خود قائم ہین۔ مگر وہ کسی حیز (مکان) مین جاگزین نہین ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم مین بڑھکر ہین۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم ہین۔ بعضے ایسے ہین جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنون سے ہی اور بعض ایسے ہین جنکو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہین ہے (یعنے وہ اس کے مدبّر نہین بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت مین مستغرق اور اس کے حکم بجا آوری مین مشغول ہین۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہین۔ انکو ملائکہ مدبرین اجسام فلکیہ سے وہ نسبت ہے جو ان مدبرین افلاک کو ہمارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الارضية المدبرة لاحوال هذا العالم السفلي ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وانكانت شريرة فهم الشياطين (انتهى)

نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونون قسمون کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہین وہ زمینی ملائکہ ہین جنکو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہین تو وہ ملائکہ کہلاتے ہین اور اگر برے ہین تو وہ شیاطین ہین

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستارون کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیون اور ہندوون اور مجوسیون اور ثنویہ اور بت پرستون کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح مرام کے صفحہ (۳۳) مین بیان کیا ہے بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۲۷۰ مین فرماتے ہین۔

وثانيها قول لطوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحسات ملائكة العذاب وثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا الجنس والصورة مختلفا

دوسرا قول کئی بت پرست جماعتون کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہین جو سعد اور نحس کہلاتے ہین۔ اُنکے اعتقاد مین یہ ستارے زندہ ہین۔ اور گویا ہین اور اُن مین جو سعد (نیک) ہین وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہین۔ اور جو نحس ہین وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہین۔) وہ کہتے ہین عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہین۔ ان مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفعل والله بید فجوهر النور فاضل خیر تقی طیب الریح کریم النفس یسر ولا یضر وینفع ولا یمنع ویحیی ولا یبلی وجوهر الظلمة علی ضد ذلک ثم ان جوهر النور لم یزل یولد الاولیاء وهم الملائکة لا علی سبیل التناکح بل علی سبیل تولد الحکمة من الحکیم والضوء من المضیٔ وجوهر الظلمة لم یزل یولد الاعداء وهم الشیاطین علی سبیل تولد السفه من السفیه لا علی سبیل التناکح۔ تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۷ جلد ۱

ایک نور ہے دوسرا اندہیرا اور وہ حقیقت مین جوہر شفاف ہین خود مختار قادر جنس وصورت مین باہم مختلف فعل وتدبیر مین جداگانہ۔ جوہر نور کا جوہر بہتر اور ستہرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہین پہچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہین روکتا زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہین کرتا۔ اندہیرےکا جوہر اسکے مخالف ہے پہر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہین جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہین اور اندہیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہین جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتی ہین۔

قادیانی نے بڑی جرٔت کی ہے کہ ان باتون کو قرآن سے ثابت بتایا ہے اس جرٔت مین قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے کسی آیہ قرآن مین یہ ارشاد نہین ہوا کہ کواکب وسیارات کے لئے ارواح ہین اور وہی کائنات الارض کے وجود مین مؤثر ہین اور وہی ملائکہ ہین جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی روحانی تربیت کر رہے ہین اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف نے اشارۃً اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً ناشکری وکفر قرار دیا ہے۔ قرآن مین ارشاد ہے کہ کیا تمہاری یہی شکر گذاری ہے کہ تم خدا کو جہٹلاتے ہو جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو

وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقعۃ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ فلان ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ مقام حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خداتعالی نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ میرے بندون مین کوئی مجھپر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہمپر خدا کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھپر ایمان لانے والا ہے اور ستارون سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلان ستارہ کے فلان مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستارون پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔

عن زید بن خالد الجهنی انه صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح بالحدیبیة علی اثر سماء کانت من اللیلة فلما انصرف النبی صلی الله علیه وسلم اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک مومن بی وکافر بالکوکب واما من قال بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومومن بالکوکب (بخاری صفحہ ۱۴۲ مسلم صفحہ ۵۹)

صحیح مسلم کی ایک حدیث مین حضرت ابن عباس سے روایت ہی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بارش ہوئی۔ تو آپنے فرمایا خداتعالے فرماتا ہے میرے بندون سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر شاکر کہتے ہین یہ بارش خدا کی رحمت ہے، بعض کافر کہتے ہین فلان فلان ستارہ کا

عن ابن عباس قال مطر الناس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصبح من الناس شاکر ومنهم کافر قالوا هذه رحمة الله وقال بعضهم لقد صدق نوء کذا وکذا قال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال فنزلت هذه الآية فلا اقسم
بمواقع النجوم حتى بلغ وتجعلون رزقكم
انكم تكذبون (مسلم صفحہ ۵۹)

غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اسپر
آیت اتری جو بصفحہ ۱۴۵ منقول
ہوئی۔

امام نووی شرح مسلم کے صفحہ ۵۹ مین فرماتے ہین کہ جو یہ کہے

اما معنى الحديث فاختلف العلماء في كفر من قال
مطرنا بنوء كذا على قولين احدهما هو كفر بالله
تعالى سالب لاصل الايمان مخرج من ملة الاسلام
قالوا وهذا فيمن قال ذلك معتقدا ان الكواكب
فاعل منشئ للمطر كما كان بعض اهل الجاهلية
يزعم ومن اعتقد هذا فلا شك في كفره وهذا
القول الذي ذهب اليه جماهير العلماء والشافعي منهم
وهو ظاهر الحديث قالوا وعلى هذا لو قال مطرنا بنوء
كذا معتقدا انه من الله وبرحمته وان النوء ميقات له
وعلامة اعتبارا بالعادة فكانه قال مطرنا في
وقت كذا فهذا لا يكفر واختلفوا في كراهته و
الاظهر كراهته لكنها كراهة تنزيه وسبب الكراهة
انها كلمة مترددة بين الكفر وغيره فيساء الظن بصاحبها
ولانها شعار الجاهلية ومن سلك مسلكهم والقول
الثاني في اصل تاويل الحديث ان المراد كفر نعمة الله
تعالى لاقتصاره على اضافة الغيث الى الكواكب وهذا
فيمن لا يعتقد تدبير الكواكب — (شرح مسلم صفحہ ۵۹)

کہ فلان ستارہ کے سبب
بارش ہوئی اوس کے کفر
کی تفسیر مین علما کے دو
قول ہین اول یہ کہ یہ خدا کے
ساتھ کفر ہے ایمان کو دور
کرنے والا اسلام کے دائرہ
سے نکالنے والا یہ قول
اوس شخص کے حق مین ہے
جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ
بارش کا فاعل اور مدبر ہے
اس کی تاثیر سے بارش
ہوتی ہے۔ جیسا کہ جاہلیت
مین خیال کیا جاتا تھا دوسرا
قول یہ کہ اس سے کفران
نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے
یہ قول اوس شخص کے حق
مین ہے جو ستارہ کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنے صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ ایام جاہلیت مین یہ اعتقاد تھا۔ کہ

وکانوا فی الجاهلیة یظنون ان نزول الغیث بواسطة النوء اما بصنعه علی زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله کفرا فان اعتقد قائل فلک ان النوء صنعا فی ذلک فکفره کفر تشریک وان اعتقد ان ذلک من قبیل التجربة فلیس بشرک لکن یجوز اطلاق الکفر علیه وارادة کفر النعمة لانه لم یقع فی شیء من طرق الحدیث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیه علی المعنیین لتناول الامرین۔ (فتح الباری صـ ۳۴۳ ج ۲)

بارش ستارون کے فعل سے یا ہونکی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے اون دونو خیالون کو باطل کیا اور کفر ٹھرایا سواگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اسمین دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کے رو سے ہے تو یہ شرک نہین مگر اسکو کفر بمعنے ناشکری کہہ سکتے ہین۔

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستارون کو بارش مین موثر وسبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دیا ہے۔ اسکو کفر ملت سمجھین خواہ کفر نعمت

اب اور حوادث وکائنات مین تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ

عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواه ابو داؤد واحمد وابن ماجة (مشکوٰة صـ ۳۸۵)

آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اوس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جسقدر اوسمین زیادتی کریگا سحر مین زیادتی کریگا۔

لہ اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنی تجربہ کو لازم وواجب الاثر سمجھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابًا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجّم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رذین (مشکوٰۃ ص ۳۸۶)

ایک حدیث میں آپنے فرمایا کہ جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنے اوسکی تاثیرات وفوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالے نے بیان کئے ہیں (چنانچہ قتادہ کی روایت میں انکی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنیوالا اور اسکا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے

حضرت **شاہ ولی اللہ** صاحب محدث دہلوی نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور اونکی تاثیرات کو غیر مستبعد ماننے کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ اس علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل ومعتقد نہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں توغل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اسکے ذکر کو مٹاوے اور

واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لھما حقیقۃ ما فان الشرع انما اتی بالنھی عن الاشتغال بہا لا نفی الحقیقۃ البتۃ وانما توارث السلف الصالح ترک الاشتغال بہ وذم المشتغلین وعدم القول بتلک التاثیرات لا القول بالعدم اصلا + + ولکن الناس جمیعًا توغلوا فی ھذا العلم توغلا شدیدًا حتیٰ صار مظنۃ لکفر اللہ وعدم الایمان بہ فقضی ان لا یقول صاحب فی خلل ھذا العلم مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ من صمیم قلبہ بل یقول مطرنا بنوء کذا وکذا فیکون صادًا عن تحققہ بالایمان باللہ الذی ھو الاصل فی النجاۃ واما النجوم فانہ لا یضر جھلہ اذ اللہ مدبر للعالم علی حسب حکمتہ علمہ احد اولم یعلم فلذلک وجب فی الملۃ ان یخمل ذکرہ وینھی من تعلمہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ويجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ومثل ذلك مثل التورية والانجيل شدد النبي صلى الله عليه وسلم على من اراد ان ينظر فيهما لكونهما محرفة ومظنة لعدم الانقياد للقران العظيم ولذلك نضوا عنه هذا ما ادى اليه رائنا وتفحصنا فان ثبت من السنة ما يدل على خلاف ذلك فالامر على ما في السنة

(حجة الله البالغة ص ۳۷)

اسکے سیکھنے سے لوگون کو روکے اور پکار کر یہہ کہدے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے شاہ صاحب کا کلام اس باب مین ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام مین نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے گو نفس الامر مین خدا تعالی نے ان مین تاثیرات رکہی ہون اور وہ واقعی و ممکن وغیرہ مستبعد ہون —

اور **صحیح بخاری** مین حکم نجوم کے بیان مین ایک باب منعقد کرکے اسمین قتادہ سے نقل کیا کہ یہ ستارے تین (فوائد) کے لئے پیدا کئے گئے ہین (۱) خدا تعالے نے انکو آسمانون کے لئے زینت بنایا ہے (۲) انسے شیاطین کو جو آسمانون پر احکام سننے کو چڑھتے ہین مارا جاتا ہی (۳) وہ علامات ہین (جنکے سمت سے خشکون اور دریاؤن مین راستہ پہچانا جاتا ہے) پہر جو شخص ان ستارون سے اور اغراض وفوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضایع کرتا ہے

باب في النجوم وقال قتادة ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زينة للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم له به (بخاري ص ۴۵۵) وفي رواية رزين تكلف ما لا يعنيه وما لا علم له وما عجز عن علمه الانبياء والملائكة وعن الربيع مثله وزاد والله ما جعل الله في نجم حيوة احد ولا رزقه ولا موته وانما يفترون على الله الكذب ويتعللون بالنجوم (مشكوة ص ۳۲۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وصله عبد بن حمید من طریق شیبان عنه به وزاد فی آخره وان ناسًا جهلة بامر الله قد احدثوا فی هذه النجوم کهانة من غرس بنجم کذا کان کذا ومن سافر بنجم کذا کان کذا ولعمری ما من النجوم نجم الا ویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابیض والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شیء من هذا الغیب انتهی - وبهذه الزیادة تظهر مناسبة ایراد المصنف ما اورده من تفسیر الاشیاء التی ذکرها من القرآن وان کان ذکر بعضها وقع استطرادا والله اعلم قال الداؤدی قول قتادة فی النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نصیبه فانه قصر فی ذلک بل قائل ذلک کافر انتهی ولم یتعین الکفر فی حق من قال ذلک وانما یکفر من نسب الاختراع الیها واما من جعلها علامة علی حدوث امر فی الارض فلا (فتح الباری ص ۳۱۱ ج ۶)

اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جسکا علم اسکے لیے ممکن نہین زرین کی روایت مین یہ بہی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جسکے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بہی عاجز ہین ایسا ہی ربیع بن زیاد سے زرین نے نقل کیا ہے اتنے اسپر یہی بڑہایا ہے کہ بخدا خدا تعالی نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جہوٹ بولتے ہین کہ وہ ستارون کو علل (اسباب مؤثرہ) بناتے ہین فتح الباری مین کہا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اسکے آخر مین یہ بڑہا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگون نے ستارون مین یہ باتین از خود نکالی ہین کہ فلان ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا - فلان ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا - اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے - کوئی پست قامت کوئی سرخ کوئی سفید - کوئی خوب صورت کوئی کوئی بد صورت - اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ستارون اور چوپایون اور جانورون کے یہ علوم علم غیب سے نہین ہے - داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے - مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اُسکی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہین) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہین ہوسکتا کافر اُسی کو کہا جاتا ہے جو ستارون کو مخترع (یعنے موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجہے کہ یہ ستارے زمین مین خدای تعالے کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہین تو وہ کافر نہین ہے -

اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ اپنے فلسفی اور قادیانی اُن کواکب کو صرف علامات نہین سمجہتے بلکہ اُنکو موثر جانتے ہین اور اُنکی تاثیرات کے قائل ہین لہذا اُنکا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جسکو عبارات مذکورہ مین حقیقی کفر کہا گیا ہے -

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدای تعالے کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستارون کا خالق و موجد بھی خدا تعالی ہی کو سمجہتا ہے لہذا اُسکا ستارون کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنے رکہتا ہے کہ یہ تاثیر ستارون کو خدا تعالے نے عطا فرمائی ہے پھر اُنکی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ستارون کا خالق خدائے تعالے ہے اور اُسی نے ستارون مین یہ تاثیرات پیدا کر دی ہین ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہین جو ستارون کو خدا کا مخلوق نہ سمجہتا ہو یا اُنکی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو با این ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجہے گئے ہین تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجہا جاوے -

اس اعتقادِ تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے اور اسکی مخلوق ہے کفر ٹہیرا لینے کی عقلی وجہ اور اسکا شرح یہ کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہین وہ یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ یہ تاثیر ستارون کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستارون سے جدا ہونا محال ہے خدا تعالے نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہین سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہی اعتقاد رکھتے ہین اور اسباب و مسببات مین تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہین اور اسکو قانون قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہین اور اسکی تبدیل و تغییر سے خدا تعالے کو عاجز و غیر قادر جانتے ہین - اور اُسکے کفر ہونے مین اہل اسلام کو کیا شک ہے -

اہل اسلام خدا تعالی کو فاعل با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو آثار اسباب عالم کے ظاہر ہوتے ہین وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہین اور اُسی کی قدرت و اختیار مین ہین وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا ظہور ہوتا ہے - اور اگر وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے - وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام **الغرض** اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا ئیتعالے ہے اسباب عالم اسکی تاثیر کے ظہور کے محل ہین -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جسکے قرآن سے ثابت ہونیکا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہین بلکہ قرآن اور حدیث اور علماء اسلام نے اسکو کفر قرار دیا ہے کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفران نعمت - اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیون اور ہندؤن کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد مین انہین کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام - اور **قادیانی کا حضرت جبرئیل و ملک الموت** کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیون اور نیچریون کے اصول پر مبنی ہے جسکا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے - اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام دیکھتے اُنکی خیالی صورت اور عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہ نیچریون کی تجویز ہے جو سر سید احمد خانصاحب کی تفسیر مین بیان[1] ہوئی

[1] دیکھو تفسیر [illegible] کو -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و رویت جبرئیل مین یہ تاویل کرنا معانی نصوص مین تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی بصفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہے۔ قرآن و حدیث کے نصوص (یعنے

والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسموا الباطنیۃ لادعائھم ان النصوص لیست علے ظواھرھا بل لھا معان باطنیۃ لا یعرفھا الا المعلم وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بالکفر لکونہ تکذیبا للنبی علیہ السلام فیما علم مجیئہ بہ بالضرورۃ واما ماذھب الیہ بعض المحققین من ان النصوص مصروفۃ علے ظواھرھا ومع ذلک فیھا اشارات خفیۃ الی دقائق تنکشف علی ارباب السلوک یمکن التطبیق بینھا وبین الظواھر المرادۃ فھو من کمال الایمان ومحض العرفان

صاف عبارتون) سے انکے ظاہری معانی مراد لیے جائینگے جبتک کوئی قطعی دلیل اُن معانی سے نہ پھیرے۔ اور ان ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جسکے اہل باطن مدعی ہین اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہین انکو باطنیہ اسلیے کہا جاتا ہی کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعوی کرتے ہین کہ اُنکے ظاہری معنے مراد نہین بلکہ باطنی[۱] معنے مراد ہین جنکو اُنکا معلم سکہلاتا ہے۔ اُنکا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بیکار ہو جائین۔ اس امر کو کفر و الحاد اسلیے کہا گیا ہی کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام و ارشادات کی جو بطور بداہت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین تکذیب پائی جاتی ہے۔

[۱] اسکی مثالین صفحہ ۷۷ و غیرہ مین گذر چکی ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہان جو بعض اہل تحقیق قائل ہین کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ربانی ہی اور باوجود اسکے ان نصوص مین بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہین اور وہ اہل سلوک پر کہلتے ہین اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہین سو کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔

ایسا ہی **شرح فقہ اکبر** وغیرہ کتب عقائد مین ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور انکے حواریون کی تاویلات اس قسم سے نہین ہین کہ وہ معانی ظاہریہ کو بہی تسلیم کرتے ہون و معہذا اسکے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہون وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہین اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبرئیل سے حقیقۃ نزول مراد نہین ہے اور جبرئیل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہوتا نظام شمسی مین فساد پیدا کرتا ہے۔ اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلے ہذا القیاس انہین اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور انکے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و سجود آدم وغیرہ مین وہ کرتے ہین نصوص کی تحریف والحاد ہے۔ اور ان سب امور کو اہل اسلام انہین معانی پر تسلیم کرتے ہین جو انکے ظاہری معانی ہین

امام نووی شرح مسلم مین بصفحہ ۴۰۳ جلد ثانی فرماتے ہین کہ حضرت علیے کا نازل ہونا

قال القاضی رحمہ اللہ تعالی نزول عیسی علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اہل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجہمیۃ ومن وافقہم وزعموا ان ہذہ	اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب مین موجود ہین اور عقل و شرع مین ایسی کوئی دلیل وارد نہین ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہذا اسکا ثابت رکہنا (یعنے تسلیم کرنا) واجب ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاحادیث مردودة بقوله تعالی وخاتم النبیین وبقوله صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم وان شریعته مؤبدة الی یوم القیمة لا تنسخ وهذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی علیه السلام انه ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شیٔ من هذا بل صحت هذه الاحادیث هنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرها انه ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما هجره الناس انتهی (شرح نووی صفحہ ۴۰۳ ج ۲)

معتزلہ اور بعض جہمیہ اور انکے ہم مشرب اسکے منکر ہیں انکا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جنمیں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جسمیں آنحضرت ؐ کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت ؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر انکا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسے ؑ ایسے نبی ہو کر آئینگے جو آنحضرت ؐ کی شریعت کو منسوخ کرینگے یہہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گذر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئینگے ہماری ہی شریعت پر عمل کرینگے اور اس شریعت کے انہی امور کو زندہ کرینگے جنکو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا"

اور اسکے **جلد اول میں** بصفحہ ۸۷ لکھا ہے ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان

والصواب ما قدمناه وهو انه لا یقبل الا الاسلام فعلی هذا قد یقال هذا خلاف ما هو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجب قبولها ولم یجز قتله ولا اکراهه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس مستمرا

کر چکے ہیں کہ حضرت عیسے ؑ بجز اسلام کچھہ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کرینگے اسپر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اسوقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الی یوم القیمۃ بل ھو مقید بما قبل نزول
عیسی ع وقد اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
ھذہ الاحادیث الصحیحۃ بنسخہ ولیس عیسی علیہ السلام
ھو الناسخ بل نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المبین
للنسخ فان عیسی علیہ السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان
الامتناع من قبول الجزیۃ فی ذلک الوقت ھو
شرع نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شرح مسلم)

اور اسکو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں
ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت
تک نہ رہے گا - بلکہ وہ قیامت سے پہلے
حضرت عیسے علیہ السلام کے نزول سے
پہلے زمانہ تک رہیگا - اس حکم کا بوقت
نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہر کردیا
ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسےؑ نہ ٹھہیرے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوئے
حضرت عیسےؑ اسوقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہونگے وہ آنحضرتؐ کے اس حکم سے جزیہ
موقوف کرینگے - اس سے ثابت ہوا کہ اسوقت جزیہ قبول کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حکم سے ہوگا - نہ حضرت عیسے علیہ السلام کے حکم سے -
اور اسکے جلد دوم کے صـ ۳۹۹ مین فرمایا ہے - قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث

قال القاضی ھذہ الاحادیث التی ذکرھا
مسلم وغیرہ فی قصۃ الدجال حجۃ لمذھب
اھل الحق فی صحۃ وجودہ وانہ شخص بعینہ
ابتلی اللہ بہ عبادہ واقدرہ علی اشیاء من
مقدورات اللہ تعالی من احیاء الموتی الذی یقتلہ ومن
ظھور زھرۃ الدنیا والخصب معہ وجنتہ ونارہ ونھریہ و
اتباع کنوز الارض لہ وامرہ السماء ان تمطر
فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک
بقدرۃ اللہ تعالی ومشیتہ ثم یعجزہ اللہ تعالی

مین جنکو مسلم نے قصہ دجال مین ذکر کیا ہے
اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی
ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے - اور وہ
ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ
سے خدائے تعالے مسلمانون کا امتحان
کرے گا - اور اُس کو ایسی چیزون پر
قدرت دے گا جو خدا کی قدرت مین
داخل ہین جیسے مردہ کو (جسکو وہ
مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد ذلک فلا یقدر علی قتل ذلک الرجل ولا
غیرہ ویبطل امرہ ویقتلہ عیسے علیہ السلام و
یثبت اللہ الذین امنوا ھذا مذھب اھل
السنۃ وجمیع المحدثین والفقہاء والنظار
خلافا لمن انکرہ وابطل امرہ من الخوارج و
الجہمیۃ وبعض المعتزلۃ وخلافا للجبائی
المعتزلی وموافقیہ من الجہمیۃ وغیرھم فی
انہ صحیح الوجود لکن الذی یدعی مخارف و
خیالات لا حقائق لھا وزعموا انہ لو کان
حقا لم یوثق بمعجزات الانبیاء صلوات اللہ
وسلامہ وھذا غلط من جمیعھم لانہ لم یدع
النبوۃ فیکون ما معہ کالتصدیق لہ و
انما یدعی الالھیۃ وھو فی نفس دعواہ
مکذب لھا بصورۃ حالہ ووجود دلائل
الحدوث فیہ ونقص صورتہ وعجزہ عن
ازالۃ العور الذی فی عینیہ وعن ازالۃ الشاھد
بکفرہ المکتوب بین عینیہ ولھذہ الدلائل وغیرھا
لا یغتر بہ الا رعاع من الناس لسد الحاجۃ و
الفاقۃ رغبۃ فی سد الرمق وتقیۃ وخوفا من اذاہ
لان فتنتہ عظیمۃ جدا تدھش العقول وتحیر
الالباب مع سرعۃ مرورہ فی الامر فلا یمکث

اور فراخی اور بہشت اور آگ اور دو نہرون
کا اسکے ساتھہ ہونا اور زمین کے خزانون
کا اوسکے تابع ہونا اور اوسکے کہنے سے
آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اوگانا یہہ
سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا
پہر خدا تعالے اوس کو عاجز کر دیگا
تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور
اسکا حال بگڑ جائیگا اور حضرت عیسے
علیہ السلام اسکو قتل کرین گے۔ اور
خدا تعالے ایمان والون کو اس امتحان
مین ثابت قدم رکہیگا۔ یہی اہل سنت
اور تمام محدثین و فقہا اور اہل اجتہاد کا
مذہب ہے۔ خوارج۔ بعض معتزلہ۔ اور
جبائی اور اسکے ہم خیال جہمیہ اسکے مخالف
ہین وہ اسکے ہونے کو تو مانتے ہین مگر یہہ
کہتے ہین کہ جو وہ کریگا یا دکہائیگا وہ صرف
خیالات ہونگے انکی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے
ہین کہ اگر وہ امور واقعی ہون تو پہر معجزات
انبیا کا اعتبار نہین رہتا۔ مگر یہہ
اون کی غلطی ہے۔ کیون کہ وہ
یہہ کرشمات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحیث یتامل الضعفاء حاله ودلائل الحدوث
فیه والنقص فیصدقه من یصدقه فی
هذه الحالة ولهذا حذرت الانبیاء
صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین من
فتنته ونبهوا علی نقصه ودلائل ابطاله
واما اهل التوفیق فلا یغترون به ولا یخدعون
بما معه لما ذکرناه من الدلائل المکذبة له
مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهذا یقول له
الذی یقتله ثم یحییه ما ازددت فیك الا بصیرة
(شرح مسلم صفحہ ٢ - ٣ ...)

دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کریگا
تاکہ ان امور سے اوسکی اس دعوے کی
تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ
ہو کر نبوت مین شبہ و شک ڈال سکین
بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا
دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل
ہو گا۔ اور دجال کا ظاہری حال اور اسکی
مخلوق ہونے کے دلائل اور اوسکی صورت
کا عیب اور اسکا اس عیب کو دور کرنے
سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اسکو جھٹلاویگا
اسمین ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اسکے خوارق سے
کوئی دہوکھا نہ کھائیگا بجز عامی لوگون کے جو بھوک کے سبب یا اسکے ڈر کے مارے اسکو مان
لینگے کیونکہ اوسکا فتنہ مدہوش و حیران کردے گا اور اسکا زمین پر جلدی سے پھر جانا
اونکو اسکے حال کو سوچنے کا موقع نہ دیگا۔ اسیوجہ سے انبیاء نے اسکے فتنہ سے لوگون
کو ڈرایا ہے۔ اور اسکے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا۔ اور جن لوگون کو خدا تعالیٰ توفیق دیگا
وہ اس سے دہوکا نہ کھائینگے۔ اور جو خوارق اس سے صادر ہونگے وہ انکے اس کے
فریب مین نہ آئینگے کیونکہ وہ اسکے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہون گے اور وہ اسکے
حال سے واقف ہون گے اسیوجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلاویگا وہ اسکو
صاف کہیگا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے“

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح مین حضرت مسیح بن مریم کا نزول اور
دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ انکو اہل سنت کے اعتقادات مین داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر مین اور ملا علی قاری نے اوس کی

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالیٰ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ وطلوع الشمس من مغربھا کما قال تعالیٰ یوم یأتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ونزول عیسیٰ من السماء قال اللہ تعالیٰ انہ لعلم للساعۃ وقال وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسےٰ علیہ السلام بعد نزولہ عند قیام الساعۃ فیصیر المِلل واحدۃ وھی ملۃ الاسلام الحنیفیۃ وفی نسخۃ قدم طلوع الشمس علی البقیۃ وعلی تقدیرہ قالوا ولمطلق الجمعیۃ والا فترتیب القضیۃ ان المھدی یظھر اولا فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال ویحصرہ فی ذلک الحال فینزل عیسیٰ علیہ السلام من المنارۃ الشرقیۃ فی دمشق الشام ویجیٔ الی قتال الدجال فیقتلہ بضربۃ فی الحال فانہ یذوب کالملح فی الماء عند

شرح مین فرمایا ہے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا جسکا ذکر قرآن کی اس آیت مین ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑینگے۔ اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جسکا اس آیت مین ذکر ہے۔ کہ جسوقت خدا کی بعض نشانیان آوین گی اُسدن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا اسکا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور حضرت عیسےٰ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن مین ارشاد ہے کہ وہ (یعنے حضرت عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی یا اوسکی علم و شناخت کی دلیل ہین اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہو گا جو حضرت عیسےٰؑ پر اون کی موت سے پہلے یعنے قیامت کے قریب ایمان نہ لائیگا۔ اور اسوقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا یہ سب امور حق اور ثابت ہین۔ فقہ اکبر کے بعض نسخون مین آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نزول عیسی علیہ السلام من السماء فیجتمع
علیہ السلام بالمهدی وقد اقیمت الصلوة
فیشیر المهدی لعیسی علیہ السلام بالتقدم
فیمتنع معللا بان هذه الصلوة اقیمت
لك فانت اولی بان تکون الامام فی هذا
المقام و یقتدی به لیظهر متابعته لنبینا
صلی الله علیه وآله وسلم کما اشار الی هذا المعنی
صلی الله علیه وسلم بقوله لو کان موسی حیا لما
وسعه الا اتباعی وقد بینت وجه ذلك
عند قوله تعالی واذ اخذ الله میثاق النبیین لما
اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول
الآیة۔ فی شرح الشفاء وغیره وقد ورد
انه یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت
ویصلی علیه المسلمون ویدفنون علی ما رواه
الطیالسی فی مسنده وروی غیره انه یدفن
بین النبی صلی الله علیه وسلم والصدیق وروی
انه یدفن بعد الشیخین فهنیئا للشیخین
حیث اکتنفا بالنبیین وفی روایة فانه یمکث
سبع سنین قیل وهی الاصح والمراد
بالاربعین فی الروایة الاولی مدة مکثه
وعیده فانه رفع وله ثلث وثلثون سنة

امور سے پہلے ہوا ہے اسصورت مین
واو حرف عطف مطلق جمعیت کے لئے
ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اسطرح پر
ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین مین ظاہر
ہونگے پہر وہ بیت المقدس مین آئینگے
اسوقت دجال آئیگا اور اسکا محاصرہ
کرلے گا پھر عیسے علیہ السلام دمشق
کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے
اتریں گے۔ اور دجال کے قتل کیطرف
متوجہ ہوکر ایک ہی وار سے اوسکو مار
ڈالین گے۔ وہ اون کے اترنیکے وقت
نمک کیطرح پگہلنے لگیگا (مگر اوسکی جان
اونہین کے ہاتھ سے نکلیگی) پہر حضرت
عیسے اور مہدی ایک جگہ جمع ہون گے
اور نماز کے لئے تکبیر ہوگی تو حضرت
مہدی ع حضرت عیسی ؑ کیطرف نماز پڑہانے
کے لئے اشارہ کرینگے وہ اس سے انکار
کرینگے یہہ کہکر کہ آپ ہی کی امامت کی لئے
یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے
مستحق ہین اور آپ اون کے مقتدی
بن جاوینگے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلعم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

+ + + حق کائن ای ثابت وامر قوی
شرح فقہ اکبر

کے تابعین مین سے ہین چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسی زندہ ہوتے تو اون کو بھی میری پیروی سے چارہ نہوتا۔ اسکی وجہ اس قول خداوندی کی شرح مین بیان ہوئی ہے جسمین ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے نبیون سے یہ عہد لیا تہا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تمپر اوسکا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔

شفا کی شرح وغیرہ مین مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین مین چالیس برس رہینگے اور پھر فوت ہونگے اور مسلمان اونکی نماز جنازہ پڑہینگے اور اونکو دفن کرینگے۔ یہ ابو داؤد طیالسی کی مسند مین روایت ہے اور اورون کی روایت مین ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ مین دفن کیئے جائینگے۔ ایک روایت مین ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کئے جائین گے۔ اس صورت مین شیخین کے لئے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوا (آنحضرت ع اور مسیح ع) کے بیچ مین مدفون ہون گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین مین سات سال رہینگے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے۔ اور چالیس سال ٹہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہین گے کیونکہ از انجملہ تنتیس ۳۳ برس اونہون نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا مین بسر کئے اور جب وہ اوٹھائے گئے تھے تو اون کی تنتیس ۳۳ سال کی عمر تہی۔

اور شرح عقائد نسفی مین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت

وما اخبر بہ النبی علیہ السلام من اشراط الساعۃ ای من علاماتہا من خروج الدجال ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسی ع من السماء وطلوع الشمس من مغربہا فہو حق لانہا امور ممکنۃ اخبر بہا الصادق	(یعنی اس سے پہلے آنیوالی چیزون) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔ اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال حذیفة بن اسید الغفاری طلع النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال
ماتذاکرون قلنا۔ نذکر الساعة قال انها
لن تقوم حتی تروا قبلها عشر ایات فذکر الدخان
والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها
ونزول عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج
وثلثة خسوف الخ۔ شرح عقائد ص

(واقع ہونیوالے) ہین کیونکہ یہہ ایسے
امور ہین جو ممکن الوقوع ہین اور مخبر صادق
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے اونکے وقوع
کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایکدن تشریف لائے توہم کچھ مذاکرہ کر رہے
تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم کیا ذکر رہے
ہو ہمنے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر رہے ہین۔ آپ نے فرمایا قیامت نہوگی جب تک
تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لوگے پھر آپنے دخان۔ دجال۔ دابة الارض طلوع
آفتاب ازجانب مغرب نزول حضرت مسیح خروج یاجوج ماجوج۔ اور زمین کا خسوف اور
ان سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جسکا شرح عقائد مین حوالہ دیا گیا ہے صحیح مسلم مین بصفحہ ۳۹۳ مروی ہے
اور صحاح مین ایسی بہت سی احادیث موجود ہین جنمین قادیانی اور اُسکے حواریون کی تاویلات
بیہودہ کی گنجایش ہی نہین ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم مین نزول عیسے علیہ السلام کے عنوان سے ایکباب

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی
نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم
حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر
ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد
حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا
ومافیها ثم یقول ابوہریرة واقرؤا ان شئتم

منعقد کرکے اوسمین ایک حدیث نقل کی ہے
جسکا یہ مضمون ہے کہ عنقریب حضرت ابن
مریم حاکم عادل اترینگے صلیب کو توڑینگے
اور خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ موقوف کرینگے
وغیرہ وغیرہ اوس حدیث کے آخر مین راوی
(حدیث ابوہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا
بخاری صفحہ ۴۹ مستوصفہ ۸۷

کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لئے یہ آیۃ پڑھ لو جسمین ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہوگا جو حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات سے پہلے اونپر ایمان نہ لائیگا اور اسمین باتفاق اہل اسلام وگروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسے مراد ہین اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد مین اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع وبے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث مین راوی ابوہریرہ اور اوسکے مخرجین امام بخاری ومسلم کے نزدیک حضرت عیسے ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسے یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح مین فرماتے ہین۔ ابوہریرہ رضہ کے اس قول سے کہ

قوله ثم يقول ابو هريرة رض اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ففیه دلالة ظاهرة علی ان مذهب ابی هریرة فی الآیة ان الضمیر فی موته یعود علی عیسی صلی الله علیه وسلم شرح مسلم صـ

چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کا اس آیت مین یہی قول تھا کہ اسمین لفظ موتہ کی ضمیر حضرت عیسے کی طرف پھرتی ہے

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی مین جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اوسکے

ویحصر نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه فیرسل الله علیهم النغف فی رقابهم۔ فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسی علیه السلام

نام کے ساتھہ جا بجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصر نبی الله ایک جگہ ثم یهبط نبی الله دو جگہ ہے فیرغب نبی الله چنانچہ ارشاد ہے خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اون کے ساتھہ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ مین آجاینگے اوسوقت گائے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يعني عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه الحديث (صحيح مسلم صفحہ ۴۰۱)

سری (کھانے کے لئے) سو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسےٰ اور آپکے ساتھ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے تو خدا یاجوج ماجوج کی گردنون مین پھوڑا پیدا کر دیگا پھر وہ سب کے سب ایسے مر جائین گے جیسے ایک جان مرتی ہے پھر خدا کے نبی عیسےٰ پہاڑ سے اوتر آئین گے اور اپنے ساتھ والون کو بلائین گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائین گے جو اون کی نعشون اور بدبوؤن سے بھری نہو گی۔ پھر خدا کے نبی عیسےٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھ والے خدا سے دعا مانگینگے۔ یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہو گا نہ کوئی اور نام کا عیسےٰ یا مثالی مسیح۔
اور سنن ابو داؤد مین صفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اوسمین

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس بيني وبينه (يعني عيسى عليه السلام) نبي وانه نازل۔ (ابو داؤد ص ۲۳۸)

بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ مین اور عیسےٰ (یعنی عیسےٰ علیہ السلام) مین کوئی نبی نہ ہو گا۔ اور وہ اترنے والے ہین۔
اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ بر ملا موضوع قرار دین یا اوسمین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بہی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہی کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت صلعم اسکی نفی نکرتے اور نفر ماتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہین۔ کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہین۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علماء اسلام ہین اونکی نقل کی اس مقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف و مشہور ہین۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح وخروج دجال ویاجوج وماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین اونکے وہی معنے مراد ہوتا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین ومغز شریعت قرار دیا ہے یہہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہہ نہین ہے کہ عقائد ومسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنے یہہ ہین کہ جو اصول ومسائل (عقائد واعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہونا اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک ومہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اسپر دلیل یہہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نپایا جاوے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہین ہو سکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔ تجدید احیاء وترویج اصول ومسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہین ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوئی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہین جو اونکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان مین اونہون نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) فارسی الاصل ہین ایساہی کسی حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی منگھڑت ہے جسکو اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایک سوال و جواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے۔ جسکا بیان بضمن سوال بصفحہ (۱۳۸) کافی ہوچکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسا کہ بصفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالونکا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گون ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمرؓ سے یہی بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے

وارانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماء اواضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقالوا هذا المسيح بن مريم. صحیح بخاری

حضرت عیسے کو سرخ رنگ و جعد دیکھا

اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدہے بالون والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے اور علماء اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسے گندم رنگ و سیدہے بال والے تہے ایک روایت مین جو اونکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تہی نہ بالون مین حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدہے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ جعد تہے جو اوسکی ضد ہے تو ان دونون روایتون مین یوں موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے بال تو سیدہے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا بدن جعد۔ یعنے کسا ہوا اور مضبوط تہا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ اپکی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تہے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ تہے تو

ووقع فی روایة سالم الاتية فی نعت عیسے انه آدم سبط الشعر وفی الحديث الذی قبله فی نعت عیسی انه جعد والجعد ضد السبط فيمكن ان يجمع بينهما بانه سبط الشعر ووصفه بالجعودة فی جسمه لا فی شعره والمراد بذلك اجتماعه واكتنازه وهذا الاختلاف نظير الاختلاف فی كونه آدم او احمر والاحمر عند العرب الشديد البياض مع الحمرة والآدم الاسمر ويمكن الجمع بين الوصفين بانه احمر لونه بسبب كالتعب وهو فی الاصل اسمر وقد وافق ابو هريرة علی ان عیسے احمر الخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبد الرحمن بن آدم کی روایت مین ہے کہ اونکے رنگ مین سرخی و سفیدی دونو موجود تھین۔ کرمانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا یون جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

فی روایۃ عبد الرحمن بن آدم عن ابی ہریرۃ فی نعت عیسی انہ مربوع الی الحمرۃ والبیاض (فتح الباری صـ۳۵ ج ۶)

ویجوز ان یأول ویجمع بینہما بانہ لیس احمر صافیا بل ہو مائل الی الادمۃ (حاشیہ بخاری صـ۴۸۹)

لا مانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ لطولہ ولو کان غیر طویل لا جتمع لحمہ وکان جسیما۔ (فتح الباری صـ۳۵ ج ۶)

(بخاری ۵۰۶)

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتمی عصمۃ للارامل +

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صیغ من فضۃ کان رسول اللہ ؐ ربعۃ اسمر اللون (شمائل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی صـ۲)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان رجلا جعدا (شمائل صـ۱)

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسی کی

نعت مین دو متضاد صفتون جسیم اور خفیف کا ورود ہے جسکو باہم یون متوافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہین نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت ؐ

کی نعت و حلیہ مین یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث مین آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری مین بصـ۱۳۷ آنحضرت کی نعت مین ابو طالب کا شعر منقول ہے جسمین آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی مین ہے کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس اختلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا بھی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان مین کسیقدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہین

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا جبتک کہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہین ہرگز نہین **اتباع** قادیانی مین سے کوئی شخص منصف وطالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور **قادیانی** کی تجویز پاک **تثلیث** نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مان) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اب لوگون کو عیسائی بنانے مین صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک آنچ کی کسر رہگئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھہ توحید کو بھی ملادین اور ان تینون کو ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کہتے ہین ۔ یہہ بات آپ اسوقت نہین کہتے تو سال آیندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنائینگے ۔ آپکا یہہ ارادہ نہوتا تو حرف تثلیث آپکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کہا جاتا ۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہی

بیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ | نحن ابناء الله واحباءه | کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندونکو ابن اللہ کہا ہے ۔ اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور او سکے پیارے ہین ۔ نیز اسیکی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیون نہو) خداتعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا ۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین ۔ اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیہ "خاتم النبیین" اپنے اطلاق و عموم کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہو گا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے گا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے ۔ اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی

عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری صـ ۴۹۱)۔××	اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بہی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

ابو داؤد کیحدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے جہوٹے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ہان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہ پہونچا ئیگا۔ اِسحدیثکے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اِن ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبي بعدي مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صـ کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین آیا ہے

قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمرؓ۔ قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منہم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔ (بخاری صـ ۵۲۱)	کہ تمسے پہلے امتونمین مُحدَّث ہوتے تھے اس امت مین مُحدَّث ہے تو وہ عمر فاروق ہے یہ بھی آپسے ان کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہمکلام (مخاطب) ہوتے میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن عباس کی روایت مین آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ مین لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّث بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی تفسیر ملهم سے ہوئی ہے۔ یہ **اقوال** نبوی صاف وصریح **ناطق** ہین کہ پہلی امتون کے محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالے یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتی تھی نبی نہ کہلاتی تھے **اب خاص** محدث **امت محمدیہ** حضرت فاروق کا نبی نہونا آپکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور اس

> لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب
> (ترمذی صفحہ ۲۳)

لفظ کا اطلاق اونپر نہین ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیہ قرآن کی عموم واطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونو سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کھلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین تو کیا ہے۔ **قادیانی** کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لئے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کھلانا صاف **مشعر** ہے کہ وہ اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتی بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتی اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ کی صفحہ ۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھ مین آتا ہے۔

حکم ست زآسمان بزمین مے رسانمش ❊ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می زیم بوحی خدای کہ با من ست ❊ پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ❊ ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ **ابیات** صاف پکار رہے ہین کہ آپ نبی ہین صاحب وحی ہین منذر ہین پیغمبر ہین[1] سب کچھ ہین صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہین لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کیطرح پہلی کتاب کے تابع ہین اور اس مین عموم وخصوص نصوص قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دجال فرمایا ہے** چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد مین صاف تصریح ہے۔ اور **صحیح بخاری وصحیح مسلم** مین ابوہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہوگی جبتک کہ تقریبا تیس دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہین **صحیح مسلم** مین یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین سنائینگے جنکو تمنے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپون نے۔ انسے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کرین اور کسی بلا مین نہ ڈالدین۔ امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم مین فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله صلعم

(بخاری ص ۵۰۹ مسلم ص ۳۹۷ جلد ۲)

قال رسول الله صلعم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم ص ۱ ج ۱)

قال ثعلب کل کذاب فهو دجال وقیل الدجال المموه یقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق بباطله ای غطاه ۔

(شرح مسلم ص ۱ جلد ۱)

[1] ہرچند ان ابیات مین آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق مین لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے ص ۶۷۳ مین اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح کے رسول ایک ہی ہین ۔۔۔ اسمہ احمد۔ (باقی ۔۔۔)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال ظهر مصداق ذلک فی آخر زمن النبی صلی الله
علیه وسلم فخرج مسیلمة بالیمامة والاسود العنسی
بالیمن ثم خرج فی خلافة ابی بکر طلیحة بن خویلد
فی بنی اسد بن خزیمة و سجاح التمیمیة فی بنی
تمیم۔ وقتل الاسود قبل ان یموت النبی صلی الله
علیه وسلم وقتل المسیلمة فی خلافة ابی بکر وتاب طلیحة
ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافة عمر
ونقل ان السجاح ایضاً تابت واخبار هولاء مشهورة
عند الاخباریین ثم کان اول من خرج منهم المختار
بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفة فی اول خلافة ابن زبیر
فاظهر محبة اهل البیت، ودعا الناس الی
طلب قتلة الحسین فتبعهم فقتل کثیراً ممن
باشر ذلک او اعان علیه فاحبه الناس ثم انه
زین له الشیطان ان ادعی النبوة وزعم
ان جبرائیل یاتیه۔ فروی ابو داؤد
الطیالسی باسناد صحیح عن رفاعة بن شداد
قال کنت ابطن شئی بالمختار فدخلت علیه
یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من
هذا الکرسی۔ وروی یعقوب بن
سفیان باسناد حسن عن الشعبی ان الاحنف
بن قیس راه کتاب المختار الیه یذکر

ہو وہ دجال ہے بعض نے کہا ہے دجال
وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑہاوے یا حق کو
باطل سے ڈہانک دیوے۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلعم ہی کے
آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے یمامہ مین مسیلمہ
کذاب ایسا نکلا یمن مین اسود عنسی۔
پھر حضرت ابوبکر کی خلافت مین طلیحہ اور سجاح
نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر
مین اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت
مین مرا اور سجاح بھی تائب ہو گئی۔ انکی حالات
اہل تاریخ جانتے ہین۔ ان سب کے بعد پہلے
مختار بن عبید نکلا اور سنہ ابن زبیر کی شروع
خلافت مین کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اونہوں نے
محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی
طرف لوگون کو بلایا پھر یہ دعوی کیا کہ
میرے پاس جبرئیل آتے ہین چنانچہ ابو داؤد
طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ مین
ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی
اس کرسی سے جبرئیل اوٹھ گئے ہین۔

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انه نبي و روى ابو داود۔ في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين ومنهم الحارث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری صـ۴۵۴ ج ۶)	یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابو داؤد نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ھ مین مارا گیا اور منجملہ اونکے حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا۔

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبرئیل میرے سامنے کھڑے* ہین جو کچھ مجھسے کہتے ہین مین وہی لوگون کو سناتا ہون۔

اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنی نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین ان لوگون کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت

* جبرئیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ جبرئیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرئیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرئیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبرئیل کا بذاتہ خود آنا جائز سمجھتے ہون گو یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہو کہ جبرئیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاتم النبیین کے مقابلہ مین نبوت کا دعوی کرین اور مستقل ہی کہلاوین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع مین آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعوی نہین کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہین ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کہلانیکے مستحق ہین۔

ان دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعوی ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہوسکتا۔ اسکی عبارت توضیح مرام کین جو بصفحہ ۱۸ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق مین مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متحقق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین — اور عبارت منقولہ صفحہ ۱۶۷ مین آپکا مرسل رسول کہلوانا بھی اسکا موید ہے —

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نلاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کھلائے گو دعوے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل تخصیص کرین گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنیٰ قرار دین گے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ برین قادیانی کا یہ دعوے اتباع آنحضرت صلعم اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپکا یہ دعوی نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہین ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

واما الذی یدعی فانہ یخرج اولا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثم یدعی الالہیۃ کما اخرج الطبرانی
من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل
علیّ عبد اللہ ابن المعتمر وکان صحابیا
فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال الدجال لیس فیہ خفاء یجیء من قبل
المشرق فیدعوا الی الدین فیتبع ویظہر
فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الدین
ویعمل بہ فیتبع ویحث علی ذالک ثم
یدعی انہ نبی فیفزع من ذالک کل ذی لب
ویفارقہ فیمکث بعد ذالک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ وتقطع
اذنہ ویکتب بین عینیہ کافر (فتح ابادی)

کہ دجال پہلے لوگون کو دین اسلام
کیطرف بلائیگا جب لوگ اوس کے
اس دعوی کے سبب پیرو ہوجائینگے
اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور
تغلب ہوجائیگا تو وہ پھر دعوی
نبوت کریگا جس سے عقلمند
لوگ گھبرائینگے اور اوس سے جدا ہونگے۔
پھر وہ دعوے خدائی کرے گا
اوسوقت اوسکی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی
یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر
لفظ کافر لکھا جائے گا“

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوی نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعوی الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبۂ کاملۂ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ جلد ۴) یہ بات آپکی مسلمانونمین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مانی گئی تو آپ اب یہہ فرما رہے ہین کہ مسیح گئے گذرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سب آپکے حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپسے ظہور پاوے تو کونسی تعجب کا محل ہے۔

اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے اب آپ برملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکے لئے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت م کے بعد دعوی نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کھلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے اسمین بھی کسیکو اشتباہ رہے تو اسکی فہمایش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اوسکے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث مین آنحضرت م نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سناوے جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہون تو وہ دجال ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ مین ایسی باتین کھتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے مین کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی بےعلمی ونافہمی پر ایک روشن دلیل ہے اوس حدیث مین مبشرات یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزوی نبوت اور یہہ ظاہر ہے اور ادنی اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ہے جزوی اور کسی چیز کی جزء پر اسکے کل کا حقیقۃً اطلاق نہین ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے جزئی مین کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع مین جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین۔ اور یہ امور جزء مین پائے نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہین کہسکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہین سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپید اکنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے۔ ولا ینتهی بحره الذی لاساحل له وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی اوسکو بے علم سمجھکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھاوے ورنہ تھوڑے دنون کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وما قتلوه وما صلبوه سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایساہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قران کا انکار کرنا ہے۔ اور اونکی تاویلات مین نیچریون کا اتباع ہے۔ اس بات مین قادیانی کا قانون قدرت سے استشہاد کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خداتعالےٰ کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ ومشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔ اسبات کا قادیانی خود پہلے مقر ہوچکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۷۰ وغیرہ مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر وبے ادبی وبے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت وضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہین حجۃ اللہ بالغہ میں ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتر ان الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین (حجۃ اللہ البالغہ ص)

کہ صحیحین کی مرفوع ومتصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہے کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف والہام حجت شرعی نہین ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی مین صفحہ ۴۵ ہے کہ

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئی عند اہل الحق - + + + + + +

الہام جسکی تفسیر یہ ہے کسیکے دلمین بطور فیض کچھ القا ہو اہلحق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیا کے علم ومعرفت کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسیلہ نہین ہے۔ ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول مین ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت و قبولیت مین توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی مفسر ہے۔ اور اوس کے اسرار کی مبین ہین۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۶ مین باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جنکی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

> عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلفہ کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

> اجمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بھی اوسکا اپنے حق مین در پردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعوی صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرے کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

لہ یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

© rasailojaraid.com

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے

قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔
(صحیح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسود نے کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنے دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔ اور مشکوۃ مین حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑہی تر ہو جاتی اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہئے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہو جانا کفر ہی

والامن من اللہ تعالی کفر لانہ لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ لا یبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمة (شرح عقائد)
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان ولیس ھذا فی اصل شارح تصدر لھذا المیدان لکونہ ظاھرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی ھذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحت ورود ھذا الکلام انہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونہ نبیا من الانبیاء وھم کلھم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتھاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا یجزم بموتھم علی الایمان وان ظھر منھم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالی سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳۱ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین پہونچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے با امن ہوتے ہین۔

اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان ہمقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم چونکہ نبی ہین اور نبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

> فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھذہ کانت العشرۃ المبشرۃ وامثالھم خائفین من انقلاب احوالھم وسوء اعمالھم فی مآلھم (شرح فقہ اکبر)

سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا ہم یقین نہین کرسکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ اُنکا ایمان یقینًا ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔ اور جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھہ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے ان تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سے پہلے اُن کے نزول کے معتقد ہین مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہین ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے۔ کتاب وسنت، واقوال علماء اُست اسکی صحت پر شاہد ہین اب مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہیئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداءً سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین۔ اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑہین اگر انہین اعتقادات واقوال پر یہہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نذیر حسین ۱۲۸۱

حسبنا الله نعم الحفیظ الله

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

تصدیق تو علماء دہلی و اکبر آباد و حیدر آباد و بنگال وغیرہ بلاد

اسمین شک نہین کہ قادیانی کجرو - بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات مین حماقت ظاہر کی ہر اپنے حال اور اعتقاد مین بیماری بڑہالی ہے کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہر اور ان باتون کا جو دین سے بداہتًا ثابت ہین انکار کیا ہے - وہ اور اوس جیسے دین کے چور ہین اور وہ دجالین کذابین اور ملعون شیاطین سے ہین - خدا اوسکو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب مین مبتلا کرے -

لا ریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعۃ ضلالۃ وابرز فی تحریراتہ سفاہتہ وجہالتہ وزاد فی قلبہ وعقیدتہ مرضا وعلالۃ قد حرف عن مواضعہ الکلم والنصوص وانکر ما ہو من ضروریات الدین فہو وامثالہ من سرقۃ الدین واللصوص انی لا شک ان ہذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللہ علیہ او ابتلاہ بالعذاب المہین آمین یارب العلمین

عبد المجیب محمد عمر پوری محمد حسن اگرہ سکو

اسمین شک نہین کہ جو شخص ان باتون پر اعتقاد رکھے جو فتوے مین مذکور ہین - وہ ملحد ہے - کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے - اور اس کا حکم مخفی نہین ہے -

لا شک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فہو ملحد لان ذلک المعتقد منکر اکثر [illegible] الشرع وحکم مثل المنکر مما لا یخفی +

کتبہ محمد حسن دہلوی کلکٹر حیدر آباد دکن

ا یہ حضرت شیخ الکل کا قلم خود [illegible]

© rasailojaraid.com

طريقة هذا الدجال طريقة ضالة يشهد على ردها النصوص وقد صاب من اجاب عفى الله عنه

اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اوسکا نصوص کو رد کرنا اسپر گواہ ہے اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

اسحاق بن عبد الرحمن عو...

الجواب صحيح۔ ترجمہ جواب صحیح ہے۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

كل الجواب صحيح لا ريب فيه ومن انكر فهو ملحد زنديق

جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔

ابو عبد الله محمد عبد الرحمن المنا...

الحق لا يتجاوز عما في هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال

حق اس بیان سے متجاوز نہین جو ان اوراق مین ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔

ابو الحسن سید محمد ۱۳۰۰

سید محمد عبد السلام

هذا حكم صحيح لا ريب فيه

اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اسمین کوئی شک نہین

سید حامد ...پوری

من اعتقد ما في السؤال لا ريب فيه انه مضل وضال وكذاب مفسد دجال لبس في زعمه وزندقته وكفره مقال قاتله الله المتعال۔

جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہے اسکی نسبت کوئی شک نہین ہے کہ وہ خود گمراہ ہے اورون کو گمراہ کرنیوالا۔ کذاب ہے دین مین فساد ڈالنیوالا۔ اسکے چھپے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی گفتگو نہین۔ خدا اوسکو ہلاک کرے۔

حرره الراجي رحمة الله ابو عبد الله محمد فقير الله الكهوي الشاه پوری

© rasailojaraid.com

اقول بتوفیق الله الوهاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشك فی کفر هذا الکذاب	مین خداوہاب کی توفیق سے کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب

قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت اوستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین پٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد کرامت اللہ — محمد ابو الحسنات یحییٰ — محمد الطاف حسین عفی عنہ — محمد زکریا عفی عنہ — ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصر اللہ — ابو عبد اللہ احمد العنزی — محمد مبین خان — خادم العلماء محمد عیسیٰ — ابو ثابت محمد علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہنچایا۔ اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمٰعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہہ سوال وجواب سنا گیا
بے شک مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا
سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

فقیر مسعود دھلوی

الجواب صحیح - یہ جواب صحیح ہے -

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انه الدجال	جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین ہے - وہ

بلاشک دجال ہے -

فتح محمد مدرس فتحپوری دہلی

من کان اعتقاده مخالفا لاهل السنة والجماعة فهو بلا ریب خارج عنهم سیما من کان اعتقاده مما هو فی هذا السوال مرقوم فهو قطعا زندیق و مرتد -	جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلاریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے -

محمد امان اللہ

سبحان کذا فکذا	اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا

حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح - جواب صحیح ہے - اور مجیب بہتر نگار -

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم
ال ہے اس زمانہ کی خصوصیت ہے اسی ملک پنجاب مین کہ جہانکا ہیولے بڑا قابل ہے
لوگونکی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت بنائی جاوے مذہب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جسکے سیکڑون پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود مین بھی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجئے کہ اُن احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیساکہ دہری اور عام جہلا رکیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پھر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ اونکو اس روٹی کمانے کے دہندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدون کی ہان کا حلوا پوری اوڑاوین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعاً سیکڑون پنجابی سادہ لوح انکے بھی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق
تفسیر حقانی مؤلف

علماء کانپور و علی گڈہ وغیرہ

جس شخص کے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ　　محمد عثمان

© rasailojaraid.com

[illegible]

© rasailojaraid.com

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علی وجه
جاء فیه النبی صلی اللہ علیه وسلم وینکر نزول جبرئیل علیه السلام
ویقول ان الملائکة عبارة عن ارواح السیارات والنفوس
الفلکیة ویقول ان لیلة القدر عبارة عن زمان الظلمانی
الذی ینقطع فیه البرکات السماویة ویقول نزول عیسی
ابن مریم ورفعه الی السماء بجسده العنصری من المستحیلات
ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم
تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة ویقول ان سلسلة
مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة بعد نبینا صلی اللہ علیه وسلم
الی یوم القیامة ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعة
المحمدیة لیس هو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود
مثیله وهو انا الذی انزلنی اللہ فی القادیان وانا
الذی نطقت به السنة والقران ویقول المراد
بالدجال الذی نطقت به السنة منکری عقیدتی
ویقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها
وان اللہ تعالی لم یبین مراده بالاستعارات
والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات
اعاذنا اللہ من کل ذلک فلا شبهة عندی فی کفره
فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید
ابطالها سود اللہ وجهه۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود
ملائکہ کا جو آنحضرت ؐ نے بیان کیا ہے منکر ہے
اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے
کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ
قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے
جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور
وہ قائل ہے کہ حضرت عیسےٰ کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ
قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت دائمی نبوت
کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا
اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرتؐ
کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے
کہ جس مسیح کے آنیکا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا
ہے اوس سے عیسےٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے
بلکہ اوسکا مثیل دیا مراد ہے جسکو خدا نے قادیان میں
اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکے منکر مراد ہیں
اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے
اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعارہ میں بیان کیا
کرتا ہے ایسی ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے
ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اوسکے کفر میں کوئی شک نہیں ہے

وہ کافر ہے بد کردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اوسکا مونہہ کالا کرے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا ووفقنا اجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر للذنوب محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی۔

جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین ۔ ای خدا تو ہمین حق کو حق کر کے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق دے

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار

محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہماری نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

امام مسجد جامع اہلحدیث بنارس

محمد عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - + الجواب صحیح - جواب صحیح ہے

محمد عبد المجید

حافظ محمد عفی عنہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

فقیر عبد القادر محمد

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

عبد الغفور ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔

شہید الدین احمد ابنا سے

علماء آرہ و غازی پور و مہدانوان وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطۂ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

العبد ابو الخیر محمد ضمیر الحق آروی

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے۔ جواب با صواب

الف حسین محمد اسمٰعیل

ہمنے جہانتک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

مین اس کے ساتھ پورا متفق ہون

ابو محمد ابراہیم رئیس مدرسہ احمدیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ٭ وای گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم عبد الغفار

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑہا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اوسکی اصل تصانیف مین بہی دیکہا میری رائے مین وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذاب ہے اور دائرۂ اسلام و اہل سنت سے خارج ہے۔ کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

مین بہی اس جواب کے ساتھہ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون۔

ابو عبد الودود ادریس

علماء رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد هو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في اياته فبعث فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهداية وفازوا باتباعه معالم السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكانوا لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المومنين اعزة على الكفور ابن

سب تعریفون کا خدا تعالی مستحق ہے۔ جو تمام بندون پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ۔ وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا۔ اور دین یکسو۔ آسان۔ روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکہا۔ پہر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے۔ تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتھہ انہین بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد۔ اور ارکان بنا دیئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیئے۔ جسکی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فنصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكب
المفترون على مناخرهم خاسرين منهم الذين
حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفق
الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق
لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا
بنيانهم ومااسسوا ومحوا عن صفحات الدهر
اباطيلهم وما تفسوا المرتد الى الذى يدعى انه المسيح
الموعود نزوله مما تقوه من المفتريات التى يابى الله
عنها ورسوله كيف اجترى على ذالك وتبوء مقعده
من النار والنصوص فى الباب واضحة ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة فى نزول المسيح
بعضها البعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا
يرى ان فى بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفى
بعضها عيسى بن مريم وفى بعضها ابن مريم فقط
وفى بعضها عيسى نبى الله وفى بعضها جملة
واماسكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلق المسيح
على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود
والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار
الخلق الذى يضل الناس فى حليته اهل الصلاح
والدلق فلله در من شمر عن ساق جده فى
ابطال مزخرفاته وشدّ ميزره لازالة ترهاته

سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پہر بعض لوگ دین سے
پہر گئے اور خدا پر جہوٹ باندہنے لگے۔ اور رسول خدا پر
افترا کر کے دوزخ کا ایندہن بنے۔ تو خدا نے
ایسے لوگون کو پیدا کیا جو مومنون کے آگے جہک
جانیوالے۔ اور کافرون پر غالب آنے والے تہے
وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدون مفتریون
سے لڑے۔ اور جہگڑے۔ وہ مفتری ولندہی
کر کے ناک کے بل گرائے گئے۔ اور خسارہ مین
پڑے۔ انہین سے ایسے لوگ بہی ہوئے جو خدا کے
کلام کی اسکے ٹہکانے (معانی) سے تحریف کرتے
ہین۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی مین ثابت
و متحقق ہو چکا تہا۔ سو خدا تعالی نے اپنے بندون سے
ایسے لوگون کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے
حق پر مدد دیئے گئے ہین ان محرفین کی باتون کو
پراگندہ کرنے اور انکی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔
پس ان خفاشیون نے انکی بیخ و بنیاد اکہاڑ دی
اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتین مٹا دین۔
اُن محرفین مین سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا
مدعی ہے نہین دیکہا اور اسکی جہوٹی باتون کو جنسے خدا
اور اسکا رسول اپنی کلام مین انکاری ہین نہین سنا
اسنے اس افترا پر کیونکر جرات کی اور اپنے لئے آگ مین جگہ
بنائی۔ مسیح موعود کے باب مین جو نصوص اور احادیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فانه اتی بشئ عجیب لا یدرکه الا المدرب اللبیب وجاهده مجاهدة اللسان وشوش مسلکهم بالقلم والبیان وقعد له کل مرصد حتی اججره وانهزم عدو الله وهرب عن کل مشهد جزاه الله عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وفاض علیه البرکات بکرة وعشا وانا العبد المعتفر عبد العزیز

وارد ہین وہ تو حضرت عیسی بن مریم کے حق مین روشن بیان ہین - جنمین کوئی پوشیدگی نہین ہے -

احادیث جو اسباب مین وارد ہین وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہین - انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث مین تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہین دیکھتا کہ بعض احادیث مین لفظ مسیح وارد ہے بعض مین عیسے بن مریم - بعض مین ابن مریم - بعض مین عیسی نبی اللہ - بعض مین یہ جملہ وارد ہے - کہ حضرت مسیح ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام موجود ہوگا - سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پہر ان قیدون اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہین ہین اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکی ملمع سازیون کے ابطال کی ٹوپنڈلی کھولکر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اسکی یہ نیکی خدا ہی کیلئے ہے وہ اسکے جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اسکی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہین سکتا - وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اسکی باتون کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گہات مین اسکے مقابلہ کیلئے جما ہوا ہے - یہانتک کہ اسکو مسلمانون سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بہاگ گیا - خدا تعالے ایسے شخص کو ہم سب مسلمانون کیطرف جزا خیر دیوے اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے - عبد العزیز رحیم آبادی

هکذا قولی فیه واعتقادی وبه نفتی وعلیه اعتقادی - عبد الرحیم رحیم آبادی

علماء بہوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصا مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان وہم مشربون کو ذریات دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعًا اور عقلًا ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہین ہو سکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواه مسلم)

کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تمنے سنی ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے - انسے بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نکردین - اور بہکا ندین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقیر محمد بشیر

مجھکو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بیشک یہ لوگ ایسے ہی ہین جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے واللہ اعلم۔

مشتاق اللہ عفی عنہ

طریقۃ الکذاب الدجال مرزا القادیانی طریقۃ اہل الضلال لاشک فی ذلک ومن یشک فی ضلالہ فہو مثلہ وقد حررت فی رسالۃ ردما افتراہ جازاہ اللہ بما ہو اہلہ۔

کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہونکا طریق ہے۔ اسمین کوئی شک نہین ہے اور جو اسکے گمراہ ہونے مین شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ مین نے اسکے مفتریات (جھوٹی باتون) کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے خدا اوسکو اوس کے مفتریات کی سزا دے۔

حسین بن محسن الانصاری الیمانی عفی عنہ

علماء لودھانہ وغیرہ

ہذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔

مشتاق احمد

الجواب حق والحق یعلو ولا یعلی۔ یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتاہے مغلوب نہین ہوتا۔

محمد حسن لدھیانوی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجواب صحیح - جواب صحیح ہے - الجواب صحیح جواب صحیح ہے - قد صح الجواب

عبد القادر قربان علی لکھنوی

تحقیق جواب صحیح ہے - محمد حسن

المجیب مصیب - مجیب کا ہستی کو پہنچنے والا ہے -

نور الدین خان

علمائے امرتسر سوجانپور وغیرہ

ما قالہ القادیانی مخالف لما قالہ اہل الاسلام - جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے

غلام مصطفی

اسمین کچھ شک نہین کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہین اللہ جل شانہٗ مسلمانون کو اونکی تسلیم سے محفوظ رکھے -

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہین

العبد غلام رسول عبد اللہ الحنفی

انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلۃ واقاویلہ عاطلۃ - مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہین اور اسکے اقوال بیکار ہین

احقر العباد غلام رسول

ما قالہ المرزا فھو مخالف لمذھب اھل السنۃ والجماعۃ - مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے -

غلام محی الدین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

دوسرا ابو محمد محمد اسمعیل جہنگوی
محمد زین جھنجھانوی

ماقال مرزا فی اقوالہ فہو باطل عند اہل الاسلام

ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اسکی (یعنے مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھکو دکھائی گئی ہیں انکا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات پر لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطاکار مخالف اہل سنۃ جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ

هین ایسے ہی

مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی

رب سدد لسانی والہم سخنی قلبی واجر قلمی بما تحب وترضی

زبان کو سیدہا رکھ اور میرے دل کو سیدھا کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا اور

لاریب ان مدعی الامور المذکورۃ فی السوال مخالف رسول رب العلمین متبع غیر سبیل المؤمنین ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ مبتغ فی الاسلام طریقۃ الجاہلیۃ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا	اسمیں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے اس کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں ہے اور (خدا تعالی فرماتا ہے) جو شخص رسول کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اسکو ہدایت معلوم ہو چکی ہو۔ اور مومنوں کی راہ چھوڑکر اور راہ پر چلے ہم اسکو ادہر ہی پھیر دیتے ہیں جدہر وہ پھرتا ہے اور اسکو آگ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين
من الذين قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم
من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباءكم
فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم
قال علي القاري في شرح الفقه الأكبر ودعوى
النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالإجماع
وأفراخ مخانيث الهنود والنصارى أكثرهم
ممن أضلهم الله على علم فمن يهديهم بعد الله
أسأل الله الهدى لي ولهم ولسائر المسلمين اللهم اهدنا لما
اختلف فيه من الحق بإذنك إنك تهدي
من تشاء إلى صراط مستقيم۔

داخل کرینگے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور
(آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تین شخصوں سے خدا بہت نا
خوش ہے ایک وہ) جو اسلام میں رہکر کافروں کا طریق اختیار
کرتا ہے۔ اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی دین اختیار
کرے اس سے وہ دین قبول نہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے
والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں ہے جنکے حق میں رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہونگے وہ تمہیں ایسی
باتیں سنائینگے جو تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ اُنسے اپنے آپکو
بچاؤ وہ تمکو گمراہ نکریں اور بہکا تدیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے ملا علی
قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعویٰ
کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے جوزی (اتباع) ہنود
اور نصاریٰ کے مخنث ہیں بہتیرے انمیں ایسے ہیں کہ خدا نے اونکو
باوجود عالم ہونیکے گمراہ کر رکھا ہے خدا کے سوا انکو کون ہدایت کر
سکتا ہے۔ میں خدا سے انکے لئے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے
لئے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہمکو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جسمیں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے
چاہتا سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

عبد الجبار بن الشیخ عبد اللہ الغزنوی

قولي في صاحب قاديان ما قاله شيخ الإسلام ابن
تيمية رحمه حيث قال كما أن خير الناس الأنبياء
فشر الناس من تشبه بهم من الكذابين وادعى أنه
منهم وليس منهم فخير الناس بعدهم العلماء والشهداء
والصديقون والمخلصون فشر الناس من تشبه
بهم يوهم أنه منهم وليس منهم انتهى. وفي لفظ الحديث
فهؤلاء أذل خلق الله تسعر بهم النار يوم
القيامة عياذاً بالله۔

قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام
ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام
ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو
نبی نہوں اور نبیوں سے مشابہ ہیں کہ نبی ہونے کا
دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علما اور شہید
اور صدیق اور با اخلاص ہوں لیکن جو انسے مشابہ بنتے ہیں
اور یہ جتاتیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہوں
وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین آیاہے وہ لوگ تمام مخلوق سے ذلیل ترہین اونکو آگ مین جھوکا جائیگا خدا اس سی بچاوی-

احمد بن عبد الله الغزنوی

الحمد لله اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربه القوی ابو محمد عبد الصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الصبی صاحب العقیدة الفاسدة والرای الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وان مات علی ذلک فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لا یتاذی به اهل القبور

سب تعریف خدا کے لئے ہے اسکے بعد امیدوار وہ ملتجی رحمت رب قوی عبد الصمد غزنوی کھتاہے کہ غلام احمد قادیانی کجرو و بلید جسکا عقیدہ فاسد ہے- اور رائے کھوٹی گمراہ ہے- لوگون کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے- جو اس سے کھیل رہا ہے- یہ شخص اسی اعتقاد پر مرجا ئے تو اسکی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانون کی قبرون مین دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاوین-

عبد الصمد

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم

اسمین شک نہین کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد- باطنی قرمطی- اور وہ ان لوگون مین سے ہے جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے میری امت مین سے ایسے لوگ نکلینگے جنمین نفسانی خواہشین (بدعات) ایسا اثر کرجائینگی جیسا دیوانہ کتا اس شخص مین اثر کرتا ہے جسکو وہ کاٹتا ہے کہ اسکی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہین بچتا- اور وہ ان لوگونمین سے ہی جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہونگے انسے بچیو-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو داؤد عبد الجبار بن محمد بن عبد الله الحری
ابو زبیس الغفور بن عبد العزیز

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين اياك نعبد واياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - امين - اللهم صل على محمد واله وبارك وسلم

یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت مین اچھا معلوم ہوتا تہا - دین کی نصرت مین ساعی اللہ تعالے اوسکا مددگار تہا - دن بدن فیوضع لہ القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا تہا - لیکن اوس سے اس نعمت کی قدردانی نہو ئی - نفس پروری وزمانہ سازی شروع کی - زمانہ کے رنگ کو دیکہ کر اوس کے موافق کتاب وسنت مین تحریف والحاد بیہودیت اختیار کی - پس اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل کیا فیوضع لہ البغضاء فی الارض کا مصداق بن گیا - قال الله تعالى في امثاله واتل عليهم نبأ الذى اتينه اياتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين ولوشئنا لرفعناه بها ولكنه اخلد الى الارض واتبع هواه الاية اللهم انى اعوذبك من الحور بعد الكور - يا مصرف القلوب صرف قلوبنا وقلوبهم على طاعتك - امين وصلى

سلہ زمین مین اسکے لئے قبولیت کا حکم ہوتا ہے -

سلہ زمین مین اسکے لئے دشمنی کا حکم ہوتا ہے -

سلہ انبر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑہ دی جسکو ہمنے اپنی آیتین - (انکا علم) عطا کین پہر وہ انسے (یعنے انکے عمل واعتقاد سے) نکل گیا - پس وہ بہکنو والون سے ہوگیا - ہم چاہتے تو ان آیات کی ساتہ اسکو بلند کرتے - مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنی ہوائے نفس کا پیرو ہوا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم۔

[illegible] مرزا قادیانی کے حقیقی فتوی میں

عبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی

الحمد لله نحمده ونستعينه ونسأله الهدى
وصلى الله على محمد وآله۔ المسئول عنه
عندي مطفئ لنور الله والله متم نوره
ولو كره الكفرون محرف للكتاب والسنة
وتحريفه اشد من تحريف اليهود والنصارى
ومخالف لجميع المسلمين وخالع لربقة
الاسلام من عنقه وان مات على
ذلك فيقدم قومه يوم القيمة فاوردهم
النار وبئس الورد المورود واتبعوا
في هذه لعنة ويوم القيمة يردون الى
اشد العذاب ربنا نعوذ بك من درك
الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اوسکا شکر کرتے ہین اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے ہدایت کا سوال کرتے ہین جس شخص کے حال سے اس فتوے مین سوال وجواب ہے وہ میرے خیال مین خدا کے نور (اسلام) کو بوجھانا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہون وہ کتاب اللہ وسنت مین تحریف کرنے والا ہے۔ اسکی تحریف یہود ونصاری کی تحریف سے سخت تر ہے۔ اور وہ سب مسلمانون کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد [پر مر گیا تو] قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور انکو آگ مین وارد کریگا [اور] بری جاے ورود ہے۔ ان سب (اتباع ومتبوع) پر دنیا مین لعنت پڑتی ہے۔ اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کیطرف پھیرے جاینگے۔ ای خدا مین تیری پناہ چاہتا ہون بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے لوگو اپنا آپ بچاؤ نجات کو لازم پکڑو۔

(العبد عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسمین شک نہین کہ مرزا (کادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے

لاشك ان مرزا کافر مرتد زندیق
ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس
فمن شك فی مقالتی هذا فلیباهلنی۔

گمراہ کنندہ ملحد ہے دجّال ہے وسواسہ ڈالنے والا۔ ڈالکر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جسکو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اسپر مجھسے مباہلہ کرے۔

بیت

اکفر مرزا فهل من مباهل * یباهلنی فی انه لیس کافر

مین مرزا کو کافر جانتا ہون کوئی مجھ سے اس امر مین مباہلہ کرنا چاہے تو کرے۔

عبد الحق غزنوی

یہ وہ صوفی صاحب غزنوی ہین جو مرزا سے مباہلہ کرکے کامیاب ہوئے [illegible]

مواہیر علماے لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال درکتابے معتبر اہل اسلام ندیدم ونشنیدم اہل اسلام را باید کہ ازین عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند۔ ومعتقد این عقائد را از اہل اہوائی وضلال باید دانست۔

غلام محمد بگوی بقلم خود

یہ مولوی غلام محمد صاحب مسجد [illegible] کی بالائی لاہور امام اور شیخ الاسلام حنفیان لاہور کے متفقہ [illegible] ہین

ادعاء النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم
کفر صریح مخالف للقرآن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعوے کرنا جیساکہ کادیانی نے کیا ہے صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔

العبد فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور

غلام احمد مدرس مدرسہ [illegible] واقع [illegible] لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد حمد و صلوٰۃ - جب مینے اُنکو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید الانبیاء والمرسلین وآلہ اجمعین اما بعد فلما رأیت الناس مختلفین فی امر مؤلف توضیح المرام والبراہین حتی وجدت بعضہم معتقداً بکمالہ ومصدقاً لمقالہ وقلیل ماھم واکثرھم حاکماً بفسادہ وجازماً بالحادہ وجہت رکاب النظر ومطیۃ الفکر الی ساحتہ ملہ کلا لاظفر علی المآرب واظہر علی المطالب فاذا ہو منکر الخوارق وجاحد کمالات اکرم الخلائق ومحرف النصوص عن معانیہا ومخرج الکلمات المحقۃ عن مواضعہا ومنکر صفات الملٰئکۃ بل انفسہا الا ان ما یطلق علیہ الاسم شیٔ لیس لہ حظ من مصداقیتہ حقائقہا فقد ظہرت من ارتدادہ علی الیقین ووصل الحادہ عندی الی حق الیقین فمن یأتیہ مصدقاً فہو من الضالین ومن فرعن قربہ فہو من الآمنین اعاذنا اللہ من شرہ وشر احزابہ الی یوم الدین -

کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہین - بعض اُسکے معتقد کمال اور مصدق مقال ہین - مگر وہ بہت ہی کم ہین - اور اکثر اسکو مفسد سمجھتے ہین اور اسکے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہین - تو مین نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اسکے میدان کلام مین دوڑایا - تاکہ اسکے مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو سو مینے اُسکو معجزات وکرامات اور کمالات انبیا علیہم السلام کا منکر پایا - اور معنے قرآن وحدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا - صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر - پس مجھے یقین ہوگیا کہ وہ مرتد ہی - اور یقیناً ملحد - جو اسکا مصدق ومؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے - اور جو اسکے قرب سے بھاگے وہی امن مین ہے - خدا ہم سب مسلمانون کو اوس کے اور اسکے اتباع کے شر سے بچاوے - آمین ثم آمین لہ العبد غلام احمد مدرس بنجابیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین - وبعد فقد رئیت الاقوال المذکورۃ فی ہذا الافتاء اغلام احمد لکادیانی

مینے کادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوی مین مین دیکھا اور اصل تصانیف کادیانی مین بھی

© rasailojaraid.com

ووجدتها یقیناً فی کتبه المطبوعة الشایعة ایضاً
فاقول انها مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء ومنافیة للملة
الحنفیة البیضاء مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین ووصل
الینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین رض فلا شک فی ان
من یصدق الاقوال المذکورة ویسلمها کائناً من کان فانما کان فهو خارج
عن حوزة الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقرآن
هذا والله عزیز ذو انتقام فی یوم الفصل والخصام۔

انکو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ ؐ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصداق ہو جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اتباع قرآن وحدیث سے باہر ہے۔

العبد محمد عبد الله

لا ریب فی ان ما تقوله المرزا خلاف ما قاله رسول الله
صلی الله علیه وسلم وان ما جاء به السحر ان الله سیبطله
ان الله لا یصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته
ولو کره المجرمون۔

ہمیں شک نہیں کہ جو کادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ جو کچھ وہ لایا ہے سحر[1] کی قسم سے ہے خدا اسکو باطل کریگا۔ اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کریگا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔

فقیر الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد کادیانی میں جو یہ اعتقاد ومسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذاتِ خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیا پر نہیں اترتے۔ صرف انکی تاثیر نازل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ ؑ مردہ کو باذنِ اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ ؑ کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو جنکا قرآن شریف میں بیان ہے زندہ نہیں کیا۔ بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اور ایسے اعتقاد ومسائل نصوص کتاب اللہ واحادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سبیل سلف صالحین مؤمنین سے مخالف ہیں۔

لہذا یہ عقائد ومسائل باطل ہیں۔

[1] سحر اسلیے کہا ہے کہ اسکا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے وہ صم بکم عمی ہو کر اسکے بے سوچے مان گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

آور ایسے اعتقاد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ جن لوگون کو ان عقائد کیطرف میلان ہوگیا ہے۔ انکو لازم ہے ان عقائد کو پیش کرکے اور علماء فضلا سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائین۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھین اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ واتفاقیہ نہ چھوڑین فقط وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلۂ تعلیم الاسلام

علماء وسجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپورہ

لاریب مرزا غلام احمد کادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیر مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہین۔ اوسکے ہزلیات باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اوس کے ضال ومضل ہونیکا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے کادیان مین (جو وسط ملک پنجاب مین ایک گاؤن ہے) ظہور پکڑنے کا دعوی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو پر خفا ہے۔ کہ کسقدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاہتداء مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جسقدر اوسکی تار خرافات کے اطفاءمین آب جہد مشکور وسعی دفور اراضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان نثار وقابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا

© rasailojaraid.com

ایسی ہی گرم رہی۔ اور شخص مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہو گیا۔ تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت مین جلوہ گر ہو گی۔ موفق حقیقی کیطرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علماء حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام وساعات بر جمیع اوقات و آنات ہوتی رہے۔ اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جاوے۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

مجھے اپنے بعضے بھائیون پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہین۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام ازالہ اوہام۔ کہ جسمین صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضا مندرج ہین۔ پھر مرزا کادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھکر اوسکی دوستی و محبت کا دم بھرتے رہین۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقۂ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادیٔ مطلق ہمکو اور ہمارے بھائیون کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور انکی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین۔ بحرمت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ سید ظہور الحسین عفی عنہ الفقیر

[illegible]

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعیداً

جواب صحیح ہے۔ جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور بھول گیا۔

حررہ

مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

© rasailojaraid.com

ماکتب فی ھذا لکتب صحیح بلا ریب وغیرہ	جو اس فتوے مین لکھا ہوا ہے

وہ بلاشک و طمع سازی صحیح ہے۔

حررہ محمد سید صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبر مغفور

المسطور حق لا ریب فیہ +++	اسمین جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد محمد ابن ابراھیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحرر فی ھذا الورق صحیح ++	جو اس ورق مین لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد ابو الحسن محمد حسین عفی عنہ

ذلک الکتاب لا ریب فیہ المجیب مصیب۔	اس فتوے مین کوئی شک نہین ہے۔ مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔

حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد مستحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا صاحب کادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہین۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ انکا ابطال جہانتک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح مین ہے عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبۃ قبل العید مروان فقام الیہ رجل فقال الصلٰوۃ قبل الخطبۃ فقال قد ترک ما ھنالک فقال ابو سعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ

© rasailojaraid.com

سلہ اسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہا تو ایک شخص نے اسپر اعتراض کیا۔ پس ابو سعید خدری نے [illegible]

© rasailojaraid.com

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان - رواہ مسلم - واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جنکی تردید اصل فتوے مین مندرج ہے - صرف بعض مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے - وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت مین حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے - اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتون کے پرون پر ہاتھ رکھکر تشریف لائین گے - اور دجال کو (کہ انسے پیشتر خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائینگے - اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اسوقت ظاہر ہو چکے ہونگے - یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے - عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ متفق علیہ - اس حدیث مین گویا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تفسیر آیت کی فرما دی کہ جس سے انکا دنیا مین پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد - رواہ مسلم وفی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتہی ان ہر دو حدیثون مین صاف طور پر آپنے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اترین گے تو صلیب کو توڑینگے اور خنزیر قتل کرین گے - اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنے پر محمول ہین جیسا کہ علماء اہل اسلام نے اسکی تصریح فرما دی ہے -

۱۲۱ - ان احادیث کا خلاصہ مطلب فتوے مین بصفحہ (۹۳ تا ۱۶۳) گزر چکا ہے -

© rasailojaraid.com